قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ابوسعید

Online Edition

جمعرات 25 نومبر 2021ء | 19 ربیع الثانی 1443 ہجری قمری | 25 نبوت 1400 ہجری شمسی | جلد:3 | شمارہ:280

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کیا، جنت کے دروازوں سے اسے آواز دی جائے گی۔ اے اللہ کے بندے! یہ (دروازہ) اچھا ہے۔ سو جو نماز پڑھنے والوں میں سے ہوگا، وہ نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا۔ جو جہاد کرنے والوں میں سے ہوگا، وہ جہاد کے دروازہ سے بلایا جائے گا۔ جو روزہ داروں میں سے ہوگا، اسے ریان دروازہ سے بلایا جائے گا۔ جو صدقہ دینے والوں میں سے ہوگا، اسے صدقہ کے دروازہ سے بلایا جائے گا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) کہا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جو ان دروازوں میں سے بلایا گیا تو اسے کوئی ضرورت نہیں رہے گی۔ کیا کوئی ایسا بھی ہے جسے ان سب دروازوں میں سے بلایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ بھی انہیں میں سے ہوں گے۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل الصحابۃ، باب قول النبی ﷺ لوکنت متخذا خلیلا / صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب الریان للصائمین)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

ولی پرست نہ بنو، ولی بنو

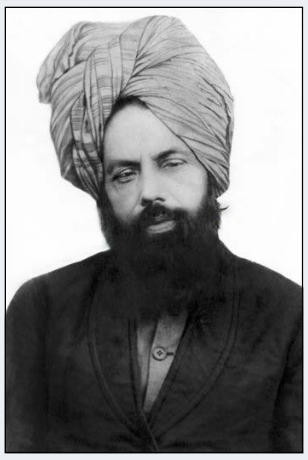

توحید کو قائم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے پورا حصہ لو۔ اور یہ محبت ثابت نہیں ہوسکتی جب تک عملی حصہ میں کامل نہ ہو۔ نری زبان سے ثابت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی مصری کا نام لیتا رہے تو کبھی نہیں ہوسکتا کہ وہ شیریں کام ہو جاوے یا اگر زبان سے کسی کی دوستی کا اعتراف اور اقرار کرے، مگر مصیبت اور وقت پڑنے پر اس کی امداد اور دستگیری سے پہلو تہی کرے تو وہ دوست صادق نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی طرح پر اگر خدا تعالیٰ کی توحید کا نرا زبانی ہی اقرار ہو اور اس کے ساتھ محبت کا بھی زبانی ہی اقرار موجود ہو تو کچھ فائدہ نہیں، بلکہ یہ حصہ زبانی اقرار کی بجائے عملی حصہ کو زیادہ چاہتا ہے۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ زبانی اقرار کوئی چیز نہیں ہے۔ نہیں میری غرض یہ ہے کہ زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق لازمی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو۔ اور یہی اسلام ہے، یہی وہ غرض ہے جس کے لیے مجھے بھیجا گیا ہے۔ پس جو اس وقت اس چشمہ کے نزدیک نہیں آتا جو خدا تعالیٰ نے اس غرض کے لیے جاری کیا ہے وہ یقیناً بے نصیب رہتا ہے۔ اگر کچھ لینا ہے اور مقصد کو حاصل کرنا ہے تو طالب صادق کو چاہیے کہ وہ چشمہ کی طرف بڑھے اور آگے قدم رکھے اور اس چشمہ جاری کے کنارے اپنا منہ رکھ دے۔ اور یہ ہو نہیں سکتا جب تک خدا تعالیٰ کے سامنے غیرت کا چولہ اتار کر آستانہ ربوبیت پر نہ گر جاوے اور یہ عہد نہ کر لے کہ خواہ دنیا کی وجاہت جاتی رہے اور مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں تو بھی خدا کو نہیں چھوڑے گا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار رہے گا۔ ابراہیم علیہ السلام کا یہ عظیم الشان اخلاص تھا کہ بیٹے کی قربانی کرنے کے لیے تیار ہوگیا۔ اسلام کا منشاء یہ ہے کہ بہت سے ابراہیم بنائے۔ پس تم میں سے ہر ایک کوشش کرنی چاہیے کہ ابراہیم بنو۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ:

ولی پرست نہ بنو بلکہ ولی بنو
اور پیر پرست نہ بنو بلکہ پیر بنو

تم ان راہوں سے آؤ۔ بیشک وہ تنگ راہیں ہیں۔ لیکن ان سے داخل ہو کر راحت اور آرام ملتا ہے۔ مگر یہ ضروری ہے کہ اس دروازہ سے بالکل ہلکے ہو کر گزرنا پڑے گا۔ اگر بہت بڑی گٹھڑی سر پر ہو تو مشکل ہے۔ اگر گزرنا چاہتے ہو تو اس گٹھڑی کو جو دنیا کے تعلقات اور دنیا و دین پر مقدم کرنے کی گٹھڑی ہے، پھینک دو۔ ہماری جماعت خدا کو خوش کرنا چاہتی ہے تو اس کو چاہیے کہ اس کو پھینک دے۔ تم یقینا یاد رکھو کہ اگر تم میں وفاداری اور اخلاص نہ ہو تو تم جھوٹے ٹھہرو گے اور خدا تعالیٰ کے حضور راستباز نہیں بن سکتے۔ ایسی صورت میں دشمن سے پہلے وہ ہلاک ہوگا جو وفاداری کو چھوڑ کر غداری کی راہ اختیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ فریب نہیں کھا سکتا اور نہ کوئی اسے فریب دے سکتا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ تم سچا اخلاص اور صدق پیدا کرو۔

تم پر خدا تعالیٰ کی حجت سب سے بڑھ کر پوری ہوئی ہے۔ تم میں سے کوئی بھی نہیں ہے جو یہ کہہ سکے کہ میں نے کوئی نشان نہیں دیکھا ہے۔ پس تم خدا تعالیٰ کے الزام کے نیچے ہو، اس لیے ضروری ہے کہ تقویٰ اور خشیت تم میں سب سے زیادہ پیدا ہو۔

(ملفوظات نیا ایڈیشن 2016 جلد 2 صفحہ 518-519)

ارشاد باری تعالیٰ

مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ رِجَالٌ صَدَقُوۡا مَا عَاهَدُوا اللّٰہَ عَلَیۡہِ ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰی نَحۡبَهٗ وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ یَّنۡتَظِرُ ۫ۖ وَ مَا بَدَّلُوۡا تَبۡدِیۡلًا ﴿ۙ۲۴﴾ لِّیَجۡزِیَ اللّٰہُ الصّٰدِقِیۡنَ بِصِدۡقِهِمۡ وَ یُعَذِّبَ الۡمُنٰفِقِیۡنَ اِنۡ شَآءَ اَوۡ یَتُوۡبَ عَلَیۡهِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿ۚ۲۵﴾

(الاحزاب: 24-25)

ترجمہ: مومنوں میں ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا تھا اُسے سچا کر دکھایا۔ پس اُن میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنی منّت کو پورا کر دیا اور ان میں سے وہ بھی ہے جو ابھی انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے ہرگز (اپنے طرزِ عمل میں) کوئی تبدیلی نہیں کی۔ (یہ اس لئے ہے) تا کہ اللہ سچوں کو ان کی سچائی کی جزا دے اور منافقوں کو اگر چاہے تو عذاب دے یا توبہ قبول کرتے ہوئے اُن پر جھکے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں:

’’مَیں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے مَیں ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار۔‘‘

فرمایا: ’’حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہوسکتی جب تک کہ اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو‘‘۔ فرمایا کہ ’’حضرت مسیحؑ کو جو مشکلات اور مصائب اٹھانے پڑے، ان کے عوارض اور اسباب میں سے جماعت کی کمزوری اور بیدلی بھی تھی‘‘ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا)۔ فرماتے ہیں کہ …… ’’اس کے برخلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے وہ صدق و وفا کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ انہوں نے آپ کی خاطر ہر قسم کا دکھ اٹھانا سہل سمجھا۔ یہاں تک کہ عزیز وطن چھوڑ دیا۔ اپنے املاک و اسباب اور احباب سے الگ ہو گئے اور بالآخر آپ کی خاطر جان تک دینے سے تأمل اور افسوس نہیں کیا۔ یہی صدق اور وفا تھی جس نے ان کو آخر کار بامراد کیا۔ اسی طرح مَیں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو بھی اس کی قدر اور مرتبے کے موافق ایک جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 223-224 ایڈیشن 2003ء)

پھر آپ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں اپنے لئے خدا تعالیٰ کے نشانات کا ذکر فرماتے ہوئے چھہترویں نشان میں فرماتے ہیں کہ:

’’براہین احمدیہ میں میری نسبت خدا تعالیٰ کی

بقیہ صفحہ 5 پر

اس شمارہ میں

- سرکاری مسلمانوں کو عید میلاد النبیؐ مناتے دیکھ کر (منظوم)
- ’’اَللّٰہُ اَللّٰہُ فِیۡۤ اَصۡحَابِیۡ‘‘ (الحدیث)
- سورۃ الرّوم اور لقمان کا تعارف
- حضرت منشی عبد الخالق رضی اللہ عنہ۔ مظفر نگر (اتر پردیش)

دربارِ خلافت

’’میں تے ایہوای کم کرناں ہونا‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مزید فرماتے ہیں:۔

حضرت عبدالستار صاحبؓ ولد عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ حضور کی پیشگوئی عَفَتِ الدِّیَارُ مَحِلُّهَا وَمَقَامُهَا (یعنی عارضی رہائش کے مکانات بھی مٹ جائیں گے اور مستقل رہائش کے بھی۔ یہ الہام تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا)۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد زلزلہ سے تین دن پہلے مجھے خواب آئی کہ حضور ہمارے گھر ہماری چارپائی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اُس پر میں نے عرض کیا کہ ہمارے گاؤں والے مجھے سخت تکلیف دے رہے ہیں، آپ میرے لئے دعا فرمائیں۔ اس پر حضور نے پنجابی میں ہی فرمایا۔ ’’میں تے ایہو ای کم کرناں ہونا‘‘۔ (یعنی میں تو یہی کام کرتا ہوں۔ یہ خواب میں ان کو بتایا گیا۔) اس پر دوبارہ مَیں نے عرض کی۔ میرے واسطے علیحدہ دعا کی جائے تو حضور نے (خواب میں) میرے بائیں بازو کو پکڑ کر ایک ہاتھ سے ہی دعا کرنی شروع کر دی۔ مَیں نے دونوں ہاتھ سے دعا کرنی شروع کر دی۔ دعا کر ہی رہے تھے کہ بہت سخت زلزلہ آ گیا۔ میں گرنے کو ہوا ہی تھا کہ حضور کو میں نے زور سے پکڑ لیا، بغل گیر ہو گیا اور کہتے ہیں جپھی پڑے پڑے ہی مجھے جاگ آ گئی۔ صبح سویرے میں قادیان آیا تو حضور نے بڑے باغ میں خیمہ لگایا ہوا تھا۔ جب مَیں خیمہ کی طرف گیا تو حضور باہر ٹہل رہے تھے۔ مَیں نے سلام و آداب کیا اور مصافحہ کیا۔ مَیں نے عرض کی کہ حضور میں ایک خواب سنانا چاہتا ہوں۔ اس پر حضور نے اجازت دی اور یہی خواب میں نے حضور کو سنائی کہ حضور نے یہ لفظ ’’تم بچائے جاؤ گے‘‘ قریباً تین دفعہ دہرائے۔ کہتے ہیں۔ اُس کے بعد کیا ہوا کہ طاعون آ گیا۔ میری بیوی اور لڑکی دونوں کو طاعون ہو گئی تو لوگوں نے کہا کہ یہاں دس دس بارہ بارہ آدمی روز مرتے ہیں، اگر تم مر گئے تو تمہاری قبر کون کھودے گا؟ (کیونکہ احمدیوں کے قریب کوئی نہیں آئے گا۔) تمہاری میت کو کون اُٹھائے گا اور غسل دے گا؟ اس پر مَیں نے جواب دیا کہ ہم کو خدا کو سونپو۔ میری بیوی قریب المرگ ہو گئی۔ میں نے خدا کے حضور وضو کر کے یہی دعا کی کہ اے مولیٰ! ہماری قبر بھی کوئی کھودنے والا نہیں ہے اور اُٹھانے والا اور غسل دینے والا بھی کوئی نہیں۔ اُس وقت میرے پاس سنگترے تھے تو وہ مَیں چھیل کر اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتا رہا۔ جب اُس نے کھالئے تو میری بیوی کو دست آئے اور ساتھ ہی بخار بھی ٹوٹ گیا۔ میری لڑکی کے پھوڑے پر آک کا دودھ (آک ایک پودہ ہوتا ہے اُس کا دودھ) لگایا تو اُس کو بھی آرام آ گیا۔ اور پھر خدا کے آگے مَیں دعا کرنے لگا اور پنجابی میں ہی دعا کی کہ میں اَلْحَمْدُ پڑھتا تھا تو یہ لفظ خود بخود میری زبان سے رواں تھے کہ قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ۔ کَیْفَ کَانَ حَافِظٌ عَلَیْہِ۔ اس پر میری بیوی اور لڑکی بچ گئی۔ اُس وقت مجھے حضور کی بات یاد آئی کہ ’’تم بچائے جاؤ گے‘‘۔ (تین دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ تم بچائے جاؤ گے۔ تم بچائے جاؤ گے۔ اور اللہ کے فضل سے وہ بچائے گئے)۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 6 صفحہ نمبر 183-184 روایت حضرت عبدالستار صاحبؓ)

حضرت میر مہدی حسین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز کا ذکر ہے کہ میں صبح کی نماز پڑھ کر مسجد مبارک سے پیر سراج الحق صاحب کے ساتھ اُن کے مکان کے زینے پر کھڑا ہو گیا۔ پیر صاحب کوئی لمبا قصہ کسی کا ذکر کر رہے تھے۔ مجھے ایک غیبی تار کے ذریعے معلوم ہوا کہ میری جان خطرے میں ہے (یعنی ایک احساس ہوا)۔ میں ان ایام میں حضرت صاحب کے دروازے پر دربان تھا۔ مَیں وہاں سے بھاگا۔ میرے سے پیش پیش محمد اکبر خان سنوری کچھ سودا بازار سے لے کر ڈیوڑھی میں داخل ہوئے۔ آگے سے حضرت اقدس اوپر سے نیچے تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ میاں مہدی حسین ہے؟ اکبر خان نے کہا کہ نہیں، دکانوں پر کھڑا ہو گا۔ میں نے معاً آواز دی کہ حضور میں حاضر ہوں۔ اکبر خان صاحب نے کہا کہ اب کہیں سے آ گیا ہو گا۔ اس پر حضور نے مجھے حکم دیا کہ یہ قرآن شریف لے جاؤ اور فلاں مضمون کی آیت دریافت کر کے اُس پر نشان کر کے لے آؤ۔ کہتے ہیں اس وقت میں ایسی حالت میں غرق ہوا کہ میں چاہتا تھا کہ میں خود ہی وہ آیت نکال کر پیش کر دوں، جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تلاش تھی۔ لیکن یہ ممکن معلوم نہ ہوتا تھا۔ میں نے جنابِ الٰہی میں دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے فوری دعا اس طرح قبول کی۔ کہتے ہیں وہیں میں نے کھڑے کھڑے جناب الٰہی میں دعا کی کہ وہ آیت مجھے ہی بتلا دی جائے۔ یہ دعا کر کے میں نے قرآن شریف کھولا تو میری پہلی نظر ہی اُس آیت پر پڑی جو حضرت اقدس کو مطلوب تھی۔ میں نے عرض کی کہ حضور! آیت یہ موجود ہے۔ فرمایا ہاں حکیم فضل دین صاحب سے پوچھ کر آؤ۔ یعنی حکیم فضل دین صاحب کے پاس بھیجا تھا کہ اُن سے نکلواؤ۔ تو میں نے عرض کی حضور! آیت یہ موجود ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ہاں حکیم فضل دین صاحب سے پوچھ کے آؤ۔ مَیں نے پھر عرض کیا کہ حضور! آیت تو یہ موجود ہے حکیم فضل دین صاحب سے کیا پوچھنا ہے۔ حضور نے پھر میرے ہاتھ سے قرآن شریف لے کر اس آیت کو دیکھا اور فرمایا کہ ہاں یہی ہے۔ پھر آپ اوپر تشریف لے گئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ نمبر 274-275 روایت حضرت میر مہدی حسین صاحبؓ)

(خطبہ جمعہ 15 جون 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

سرکاری مسلمانوں کو عیدمیلادالنبیؐ مناتے دیکھ کر

عجیب لوگ ہیں یہ بدعتوں پہ چلتے ہیں
بھلا کے نسبتیں، کن نسبتوں پہ چلتے ہیں

نہیں ہے ان کا تعلق کسی بھی مسلک سے
یہ لوگ دیں پہ نہیں، اُجرتوں پہ چلتے ہیں

انہی کے واسطے جنت لکھی ہے دنیا میں
جو عاشقانِ نبیؐ سیرتوں پہ چلتے ہیں

ہمارا حوصلہ ہم کو ولی بناتا ہے
دیا جلائے ہوئے راستوں پہ چلتے ہیں

دیا جیم۔ فجی

آج کی دعا

بالآخر میں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے۔ اور ان کو ہر تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ یک قوت و طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین

(اشتہار 7 دسمبر 1892ء، مجموعہ اشتہارات۔ جلد اول صفحہ 342)

یہ امام آخرالزماں حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہودؑ بانی سلسلہ احمدیہ کی جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کرنے والوں کے حق میں عاجزانہ دعا ہے۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

مضمون نگاروں سے ایک ضروری درخواست

مضمون نگاروں سے ایک ضروری درخواست کی جا چکی ہے کہ اپنے مضامین اور تحریروں کو اردو میں کمپوز کرتے وقت بلاوجہ اعراب نہ لگائیں جس سے ایک تو الفاظ کی ہیئت اور شکل بدل جاتی ہے اور دوم ایک قاری کی آنکھوں کو بوجھل بھی محسوس ہوتا ہے جیسے خُود، بُخُود، قُرآن، وجُود، باوجُود، حقُوق، دُنیا، ملفُوظات، تُمہارا، اُلصلح، خُوبصو، تُم، چُکا، نُمونہ، سُکون، اَیَّدَہُ اللّٰہ تعالیٰ اور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ وغیرہ

اور بعض دوست شدّ (ّ) کا استعمال کثرت سے کرتے ہیں۔ جیسے حیثّیت، ثبّوت، وغیرہ یہ الفاظ بغیر اعراب اور تشدید کے درست پڑھے جاتے ہیں۔ بلکہ آپ کے اعراب لگانے سے الفاظ نہ صرف ہیوی ہو جاتے ہیں بلکہ تشدید میں شدّ اصل لفظ سے سرک کر دوسرے پر چلی جاتی ہے جیسے ثبّوت۔

- قرآنی آیات کا حوالہ آیات کے ساتھ دیں نہ کہ ترجمہ کے ساتھ اور ترجمہ کے ساتھ Commas نہ لگایا کریں۔
- اور سن کے ساتھ ـــــ نہ لگائیں بلکہ 2021ء کے ساتھ ء ضرور لگائیں۔
- اور اپنا مضمون یا نظم آفیشل میل پر ہی بھجوائیں جو یہ ہے۔

info@alfazlonline.org

دوسری میلز استعمال نہ کریں۔ اخبار، روزنامہ ہونے کی وجہ سے ٹریفک پہلے ہی زیادہ ہے۔ امید ہے مضمون نگار ان امور کی طرف توجہ دیں گے۔

(ایڈیٹر)

اداریہ

''اَللّٰہُ اَللّٰہُ فِیْ اَصْحَابِی'' (الحدیث)

''تم ایسے پاک صاف ہو جاؤ جیسے صحابہؓ نے اپنی تبدیلی کی''
(حضرت مسیح موعودؑ)

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی آمد سے پہلے عرب کا خطہ جاہلیت کے گڑھے میں گرا ہوا تھا۔ آپ کی آمد اور انوارِ روحانی کی بدولت جاہل قوم کو ایک خدا کا علم ہوا اور دنوں میں ہی وہ صراط مستقیم پر چلنے کے قابل ہوگئے اور باخدا کے درجہ سے ہوتے ہوئے خدا نما بنتے چلے گئے۔ انہی کے متعلق تو آنحضور ﷺ نے اَصْحَابِی کَالنُّجُوْمِ فرمایا یعنی میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔

اس اداریہ کی پیشانی پر سجے مبارک الفاظ ہمارے آقا و مولیٰ و مرشد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے جاں نثار صحابہؓ کے متعلق ہیں۔ اس حدیث میں آپ فرماتے ہیں کہ میرے صحابہؓ میں اللہ ہی اللہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا ترجمہ یوں بیان فرمایا ہے ''میرے اصحابؓ میں اللہ ہی اللہ ہے۔ ان کا رنگ ہی بدل گیا ہے۔''
(بدر 17 جنوری 1907)

یہ خوبی اصحابؓ رسولؐ میں دراصل آنحضورؐ کی قوتِ قدسیہ اور آپ ﷺ کے اخلاق حسنہ کی روحانی تاثیرات سے منتقل ہوئی، جن کے متعلق غیر بھی اس بات کا اعتراف کرتے تھے عَشِقَ مُحَمَّدٌ عَلٰی رَبِّہٖ کہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے ربّ کا عاشق ہو گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آپؐ کو اللہ تعالیٰ سے اس قدر محبت تھی کہ عام لوگ بھی کہا کرتے تھے کہ عَشِقَ مُحَمَّدٌ عَلٰی رَبِّہٖ یعنی محمد اپنے ربّ پر عاشق ہو گیا۔صلی اللہ علیہ وسلم''
(ملفوظات جلد 6 صفحہ 273)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام، صحابہؓ میں اس خوبی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر ہزاروں ہزار دلائل ہیں۔ لیکن یہ پہلو آپ کی حقانیت کے ثبوت میں ایک علمی پہلو ہے۔ جس کا کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ اور جس دلیل کو کوئی توڑ نہیں سکتا۔ یا تو عربوں کی وہ حالت تھی اور یا یہ تبدیلی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اَللّٰہُ اَللّٰہُ فِیْ اَصْحَابِی'' اللہ تعالیٰ کے نام سے ناواقف اور اس سے دُور پڑی ہوئی قوم کو اس مقام تک پہنچا دینا کہ پھر ان کی نظر ماسوی اللہ سے خالی ہو جاوے۔ یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے۔''
(ملفوظات جلد 9 صفحہ 145-146)

پھر آپ فرماتے ہیں:

''آنحضرت اور آپ کے صحابہؓ کا حضرت موسیٰ اور اس کی قوم کے ساتھ مقابلہ کرنے سے گویا کُل دنیا کا مقابلہ ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو جماعت ملی وہ ایسی پاکباز اور خدا پرست اور مخلص تھی کہ اس کی نظیر کسی دنیا کی قوم اور کسی نبی کی جماعت میں ہرگز پائی نہیں جاتی۔ احادیث میں اُن کی بڑی بڑی تعریفیں آئی ہیں۔ یہاں تک فرمایا کہ ''اَللّٰہُ اَللّٰہُ فِیْ اَصْحَابِی'' اور قرآن کریم میں بھی ان کی تعریف ہوئی۔
یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا (الفرقان:65)
(ملفوظات جلد 2 صفحہ 418)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضوانُ اللّٰہ علیہم کی سیرت ایک کھلی کتاب کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ جس میں سب سے پہلا باب اللہ تعالیٰ سے محبت پر مشتمل ہے۔ یہ باب صحابہؓ کے اپنے اللہ سے محبت اور اس سے عشق پر بڑے عارفانہ واقعات سے بھرا پڑا ہے۔ لیکن اس وقت یہ واقعات پیش کرنا مقصود نہیں۔ ان کو کسی اور موقع پر بیان کیا جائے گا۔ تاہم اِس وقت صحابہؓ کی اپنے اللہ سے محبت کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش کئے جا رہے ہیں۔ پڑھیے اور لطف اٹھائیے۔

آپؑ فرماتے ہیں:

- ''وہ جو ہر قسم کے عیبوں اور معاصی میں مصروف رہنے والی قوم تھی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کے نیچے آئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ مخلصانہ پیوند کیا کہ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے اللہ ہی سے محبت کرتے تھے۔''

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 120)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام معجزات نبی کریم ﷺ بیان کرتے ہوئے دوسرے نمبر پر فرماتے ہیں:

- ''دوسرا معجزہ تبدیل اخلاق ہے کہ یا تو وہ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ (الاعراف: 180 ۔ ناقل) چارپایوں سے بھی بدتر تھے یا یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا (الفرقان: 65 ۔ ناقل) رات دن نمازوں میں گزارنے والے ہو گئے۔''

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 266)

- ''موٹی سی بات ہے کہ قرآن مجید نے اُن کی پہلی حالت کا تو یہ نقشہ کھینچا ہے۔ یَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ (محمد:13۔ ناقل)۔ یہ تو ان کی کُفر کی حالت تھی۔ پھر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک تاثیرات نے ان میں تبدیلی پیدا کی تو ان کی یہ حالت ہوگئی۔ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا (الفرقان:65۔ ناقل) یعنی وہ اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے راتیں کاٹ دیتے ہیں جو تبدیلی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عرب کے وحشیوں میں کی اور جس گڑھے سے نکال کر جس بلندی اور مقام تک انہیں پہنچایا۔ اس ساری حالت کے نقشہ کو دیکھنے سے بے اختیار ہو کر انسان رو پڑتا ہے کہ کیا عظیم الشان انقلاب ہے جو آپ نے کیا۔ دُنیا کی کسی تاریخ اور کسی قوم میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ یہ نری کہانی نہیں۔ یہ واقعات ہیں جن کی سچائی کا ایک زمانہ کو اعتراف کرنا پڑا ہے۔''

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 145)

- ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں ایک کا بھی نام نہیں لے سکتے۔ جس نے اپنے لئے کچھ حصہ دین کا اور کچھ حصہ دنیا کا رکھا ہو اور ایک صحابی بھی ایسا نہیں تھا جس نے کچھ دین کی تصدیق کر لی ہو اور کچھ دُنیا کی بلکہ وہ سب کے سب منقطعین تھے اور سب کے سب اللہ کی راہ میں جان دینے کو تیار تھے۔''

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 413)

- ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے کو اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بڑے سیدھے سادے تھے جیسے کہ ایک برتن قلعی کرا کر صاف اور ستھرا ہو جاتا ہے ایسے ہی ان لوگوں کے دل تھے جو کلامِ الٰہی کے انوار سے روشن اور کدورتِ نفسانی کے زنگ سے بالکل صاف تھے گویا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا (الشّمس:10۔ ناقل) کے سچے مصداق تھے۔''

- ''بدر'' اخبار نے اس ارشاد کو یوں رپورٹ کیا ہے:

جب ایک برتن کو مانجھ کر صاف کر دیا جاتا ہے پھر اس پر قلعی ہوتی ہے اور پھر نفیس اور مصفّا کھانا اس میں ڈالا جاتا ہے۔ یہی حالت ان کی تھی۔ اگر انسان اس طرح صاف ہو اور اپنے آپ کو قلعی دار برتن کی طرح منوّر کرے تو خدا تعالیٰ کے انعامات کا کھانا اس میں ڈال دیا جاوے۔ لیکن اب کس قدر انسان ہیں جو ایسے ہیں اور قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا کے مصداق ہیں۔
(البدر 26 جون 1903)

- ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ ایک لاکھ سے متجاوز تھے۔ میرا ایمان ہے کہ ان میں سے کسی کا بھی ملونی والا ایمان نہ تھا۔ ایک بھی ان میں سے ایسا نہ تھا جو کچھ دین کے لئے ہو اور کچھ دنیا کے لئے بلکہ وہ سب کے سب خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کے لئے تیار تھے۔''

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 414-415)

- ''ہماری جماعت کا ایمان تو صحابہ والا چاہئے جنہوں نے اپنے سر خدا تعالیٰ کی راہ میں کٹوا دیئے تھے۔''

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 381)

- ''میں تمہیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ تم ایسے پاک صاف ہو جاؤ جیسے صحابہؓ نے اپنی تبدیلی کی۔ انہوں نے دنیا کو بالکل چھوڑ دیا گویا ٹاٹ کے کپڑے پہن لئے اسی طرح تم اپنی تبدیلی کرو۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 264 حاشیہ)

- فرمایا: ''اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ سے کہہ کر جو خدا تعالیٰ اس جماعت کو صحابہ سے ملاتا ہے تو صحابہ کا سا اخلاص اور وفاداری اور ارادت ان میں بھی ہونی چاہیے۔ صحابہ نے کیا کیا جس طرح پر انہوں نے خدا تعالیٰ کے جلال کے اظہار کو دیکھا اسی طریق کو انہوں نے اختیار کر لیا یہاں تک کہ اس کی راہ میں جانیں دے دیں وہ جانتے تھے کہ بیویاں بیوہ ہوں گی بچے یتیم رہ جائیں گے لوگ ہنسی کریں گے مگر انہوں نے اس امر کی ذرہ پروا نہ کی۔ انہوں نے سب کچھ گوارا کیا مگر اس ایمان کے اظہار سے نہ رکے جو وہ اللہ اور اس کے رسول پر لائے تھے حقیقت میں ان کا ایمان بڑا قوی تھا اس کی نظیر نہیں ملتی۔

اب دیکھو کہ ایک تو وہ گروہ تھا جس نے اپنی جانوں کو خدا کی راہ میں کچھ چیز نہ سمجھا اور ایک عیسائی ہیں جو مسیح کے کفارہ پر ناز کرتے ہیں اور ایک جان دینے پر گھمنڈ کرتے ہیں حالانکہ وہ بھی غلط نکلی ہے۔ مقابلہ کر کے دیکھو کہ صحابہ کی وفاداری اور استقلال جانوں کے دینے میں کیا تھا اور خود مسیح کا کیسا؟''

(الحکم جلد 6 نمبر 40 مورخہ 10 نومبر 1902 صفحہ 3)

- ''میرا دل گوارا نہیں کرتا کہ اب دیر کی جاوے۔ چاہئے کہ ایسے آدمی منتخب ہوں جو تلخ زندگی کو گوارا کرنے کے لئے تیار ہوں اور اُن کو باہر متفرق جگہوں میں بھیجا جاوے۔ بشرطیکہ ان کی اخلاقی حالت اچھی ہو۔ تقویٰ اور طہارت میں نمونہ بننے کے لائق ہوں۔ مستقل راست قدم اور بردبار ہوں اور ساتھ ہی قانع بھی ہوں اور ہماری باتوں کو فصاحت سے بیان کر سکتے ہوں۔ مسائل سے واقف اور متقی ہوں کیونکہ متقی میں ایک قوت جذب ہوتی ہے۔ وہ آپ جاذب ہوتا ہے۔ وہ اکیلا رہتا ہی نہیں۔ جس نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ اس نے پہلے ازل سے ہی ایسے آدمی رکھے ہیں جو بکلّی صحابہؓ کے رنگ میں رنگین اور انہیں کے نمونہ پر چلنے والے ہوں گے اور خدا تعالےٰ کی راہ میں ہر طرح کے مصائب کو برداشت کرنے والے ہوں گے اور جو اس راہ میں مرجائیں گے وہ شہادت کا درجہ پائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نرے اقوال کو پسند نہیں کرتا۔ اسلام کا لفظ ہی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جیسے ایک بکرا ذبح کیا جاتا ہے ویسے

بقیہ صفحہ 7 پر

عائشہ چوہدری۔جرمنی

سورۃ الرّوم اور لقمان کا تعارف

از حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

سُورۃ الرّوم

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی اکسٹھ آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز بھی حروفِ مقطعات الٓمّٓ سے ہوا ہے۔ الٓمّٓ سے شروع ہونے والی سورتوں میں یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جانتا ہے کہ کیا ہوا اور کیا ہونے والا ہے۔

اس سے پہلی سورت کے اختتام پر یہ دعویٰ تھا کہ اللہ تعالیٰ یقیناً احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے اور سب سے بڑے احسان کرنے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ پس آپؐ کو مزید فتوحات کی خوشخبری دی جا رہی ہے جن کا ذکر اس سورت میں متعدد جگہ ملتا ہے۔سب سے پہلے پیشگوئی کے رنگ میں یہ بیان فرمایا گیا کہ فارس کے مشرکین کو روم کی عیسائی حکومت کے مقابل پر (جو بہر حال موحِد ہونے کا دعویٰ تو رکھتے تھے) تھوڑے سے علاقہ میں فتح میسر آئی تو اس سے مشرکین نے یہ فال نکالی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہونے والوں پر آخری فتح بھی حاصل کر لیں گے۔ اس سورت میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ لازماً رومی اپنے کھوئے ہوئے علاقے کو مشرکینِ فارس سے دوبارہ چھڑوالیں گے اور اس پر مسلمان خوشیاں منائیں گے، یہ توقع رکھتے ہوئے کہ اب ان شاء اللہ مسلمانوں کو بھی بت پرستوں پر فتح عظیم حاصل ہوگی۔

یہ پیشگوئی اُن دنوں کی ہے جب ابھی مسلمان انتہائی کمزور تھے اور کوئی اُن کی فتح کا دعویٰ نہیں کرسکتا تھا۔ اس ضمن میں یہ پیشگوئی بھی اس فتح کے وعدے میں مضمر تھی کہ مسلمانوں کو مشرکوں کی عظیم الشان حکومت یعنی کسریٰ کی حکومت پر بھی فتح نصیب ہوگی۔ پس بعینہٖ ایسا ہی ہوا۔ اس اتنے واضح ثبوت کو دیکھتے ہوئے بھی لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا انکار کرتے چلے جاتے ہیں۔ پس ان کو ایک دفعہ پھر اس حقیقت کی طرف متوجہ فرمایا گیا کہ کیا وہ زمین و آسمان یا اپنے نفوس پر غور نہیں کرتے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کے وجود کی شہادتیں خود اپنے اندر اور زمین و آسمان کے آفاق میں دکھائی دینے لگیں۔ اسی طرح ان کی توجہ پہلی قوموں کے آثار کی طرف بھی پھر مبذول کروائی گئی کہ اگر وہ اپنے حال سے بے خبر ہیں تو پھر پہلی قوموں کے انجام کو دیکھ لیں۔ دنیاوی لحاظ سے وہ کتنی عظیم قومیں تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود قوموں سے زیادہ انہوں نے زمین کو آباد کیا لیکن جب ان کے پاس رسول آئے اور انہوں نے انکار کر دیا تو اُن کی عظمتیں خاک میں ملا دی گئیں۔

اس کے بعد مختلف مثالوں کے ذریعہ مسلسل یہ مضمون جاری ہے کہ جدھر بھی تم نظر دوڑاؤ گے ادھر ہی تمہیں زندگی کے بعد موت اور موت کے بعد زندگی کا مضمون پھیلا ہوا دکھائی دے گا۔ لیکن افسوس کہ انسان اس پر غور نہیں کرتا کہ اس سارے نظام کی آخری منزل یہ تو نہیں ہوسکتی کہ انسان کو بار بار اسی دنیا کی خاطر زندہ کیا جائے۔ آخری زندگی وہی ہوگی جس میں وہ حساب دہی کے لئے اللہ کے حضور حاضر کیا جائے گا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دفعہ پھر اس امر کی نصیحت ہے کہ تُو صبر سے کام لے۔ اللہ کا وعدہ بہر حال حق ہے اور وہ لوگ جو یقین نہیں کرتے، تجھے اپنے موقف سے اکھاڑ نہ سکیں۔ یہاں صبر کا مفہوم یہ ہے کہ نیکیوں سے چمٹے رہو اور کسی قیمت پر بھی حق بات کو ترک نہ کرو۔

(قرآن کریم اردو ترجمہ مع سورتوں کا تعارف از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ، صفحہ

سورۃ لقمان

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی پینتیس آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز بھی الٓمّٓ سے ہوتا ہے اور الٓمّٓ سے شروع ہونے والی سب سے پہلی سورت ''البقرۃ'' کے مضامین کا نئے انداز سے اعادہ فرمایا گیا ہے۔ الکتٰب کے نزول کا جس طرح سورۃ البقرہ کے آغاز میں ذکر ہے اس سورت کے شروع میں بھی اس کتاب میں مضمر، اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی ہدایت کا ذکر ہے۔ لیکن مضمون کو اس پہلو سے بہت آگے بڑھا دیا گیا ہے کہ وہاں کتاب نے تقویٰ کے ابتدائی مفہوم کے اعتبار سے ان لوگوں کے لئے ہدایت بننا تھا جو سچ کو سچ کہنے کی جراَت رکھتے ہوں مگر یہاں اس کتاب سے ان کو ہدایت عطا کرنے کا بھی دعویٰ کیا گیا ہے جو تقویٰ کے مقام میں بہت آگے بڑھ چکے ہوں اور محسنین کے منصب پر فائز کئے جا چکے ہوں۔ اس سے آگے ہدایت کے جتنے لامتناہی مراحل ہیں یہ ہدایت کا نہ ختم ہونے والا سرچشمہ ان کو بھی سیراب کرتا رہے گا۔ اس سورت میں ایک دفعہ پھر اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بہت سی طاقتیں ہیں جن کو تم اپنی آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے جیسا کہ کششِ ثقل کو بھی دیکھ نہیں سکتے تو پھر ننگی آنکھوں سے ان طاقتوں کو پیدا کرنے والے کو کیسے دیکھ سکو گے۔

حضرت لقمان علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں میں بہت حکیم مشہور تھے یعنی گہری حکمت کی باتیں کرنے والے تھے اور اس سورت میں الٓمّٓ کے بعد اَلۡکِتَابُ کے ساتھ لفظ اَلۡحَکِیۡمُ کا اضافہ موجود ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب لقمان حکیم کے حوالہ سے حکمت کی باتوں کو مختلف پیرایہ میں بیان کیا جائے گا۔ ان کی حکمت کی باتوں میں سے سب سے بڑی حکمت کی بات یہ ہے کہ اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ کبھی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔ پھر ماں باپ سے احسان کی تعلیم دی کیونکہ وہ ربّ سے اس معنی میں ظلّی طور پر مشابہت رکھتے ہیں کہ بچوں کے پیدا ہونے کا ایک ظاہری سبب بن جاتے ہیں۔ اس کے بعد یہ تاکید فرمائی گئی کہ اگر ادنیٰ سے ادنیٰ بھی شرک کے خیالات تمہارے دل میں پیدا ہوئے تو اس علیم و حکیم اللہ کو اُن کا علم ہوگا جو زمین اور چٹانوں میں چھپے ہوئے رائی کے برابر دانوں کا علم بھی رکھتا ہے اور خبیر بھی ہے۔ یہاں لفظ خبیر میں اس طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اُن سے پیش آنے والے اُن کے مستقبل کی بھی خبر رکھتا ہے کہ وہ کس انجام کو پہنچیں گے۔

اس کے بعد قیام صلوٰۃ کا وہ مرکزی حکم دیا گیا جو سورۃ البقرۃ کے احکام میں سب سے پہلا حکم ہے۔ مومن کی زندگی کا انحصار سراسر قیامِ صلوٰۃ پر ہی ہے اور اَمۡرِ بِالۡمَعۡرُوۡفِ اور نَہۡیِ عَنِ الۡمُنۡکَرِ کی توفیق قیام صلوٰۃ ہی کے نتیجہ میں ملتی ہے۔ لیکن انسان کا یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ اُسے نیکی کی ہر توفیق اللہ ہی کی طرف سے ملتی ہے، وہ دوسرے انسانوں پر چھوٹی چھوٹی فضیلتوں کے نتیجہ میں فخر سے اپنے گلے پھلانے لگتا ہے۔ پس اس کو عجز کی تعلیم دی گئی کہ زمین میں انکساری کے ساتھ چلو اور اپنی آواز کو بھی دھیمار کھو۔

اس کے بعد انسان کو شکر کی طرف متوجہ فرمایا گیا ہے جو اس سورت کریمہ میں ایک مرکزی اہمیت رکھتا ہے۔ بار بار حضرت لقمان علیہ السلام اپنے بیٹے کو شکر کی نصیحت فرماتے ہیں۔ پس حضرت لقمانؑ کو جو حکمت عطا ہوئی اس کا مرکزی نقطہ ہی شکر الٰہی ہے جس سے ان کی نصیحت کا آغاز ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی تو کوئی انتہا ہی نہیں جس نے زمین اور آسمان اور اس میں مخفی تمام طاقتوں کو انسان کی نشو نما کے لئے مسخر کر دیا حتی کہ کائنات کے کنارے پر واقع گیلیکسیز (Galaxies) بھی انسان میں مخفی طاقتوں پر کچھ نہ کچھ اثر ضرور ڈال رہی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو اس کائنات کا کوئی علم نہیں رکھتے اور اپنی لاعلمی کے باوجود بڑھ بڑھ کر اللہ تعالیٰ پر باتیں بناتے ہیں۔ ان کے پاس نہ کوئی ہدایت ہے اور نہ کوئی روشن کتاب ہے جس میں شرک کی تعلیم دی گئی ہو۔ یہاں کِتَابٌ مُّنِیۡرٌ کہہ کر اس وہم کا ازالہ فرما دیا گیا کہ بت پرست اپنی بگڑی ہوئی تعلیم کے ثبوت کے طور پر بعض کتابیں پیش کرتے ہیں جیسا کہ ویدوں کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ لیکن وید تو کوئی بھی روشن دلیل نہیں رکھتے بلکہ اور بھی زیادہ اندھیروں کی طرف انسان کو دھکیل دیتے ہیں۔

کائنات میں اللہ تعالیٰ کی حکمت اور قدرت کے جو اَسرار پھیلے پڑے ہیں ان پر کوئی حساب احاطہ نہیں کرسکتا یہاں تک کہ تمام سمندر بھی اگر روشنائی بن جائیں اور تمام درخت قلم بن جائیں تو سمندر خشک ہو جائیں گے اور قلم ختم ہو جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے اَسرار کا بیان ابھی باقی ہوگا۔

اس کے بعد ایک ایسی آیت (نمبر 29) آتی ہے جو انسانی تخلیق کے رازوں پر سے عجیب رنگ میں پردہ اٹھا رہی ہے۔ انسان کو متوجہ کیا گیا کہ اگر وہ رحمِ مادر میں تشکیل پانے والے جنین پر غور کرے کہ وہ تخلیق کے کن بے انتہا مراحل میں سے گزرتا ہے تو اسے اپنی پہلی پیدائش کی پُر اسرار حکمتوں کا کسی قدر علم ہوسکتا ہے۔ چنانچہ سائنسدان قطعیت سے یہ بیان کرتے ہیں کہ حمل کے آغاز سے لے کر جنین کی تکمیل تک جنین میں وہ ساری تبدیلیاں واقع ہو رہی ہوتی ہیں جو آغازِ زندگی سے لے کر تمام ارتقائی کہانی کو دہراتی ہیں۔ یہ ایک بہت ہی وسیع اور گہرا مضمون ہے جس پر تمام اہلِ علم سائنس دان متفق ہیں۔ فرمایا یہ تمہاری پہلی پیدائش ہے۔ جس طرح ایک حقیر کیڑے سے ترقی کرتے ہوئے تم اپنی بشری صلاحیتوں کی انتہا تک پہنچے اسی طرح تم اپنی نئی پیدائش میں قیامت تک اتنی ترقی کر چکے ہوگے کہ اس تکمیل شدہ صورت کے مقابل پر انسان کی وہی حیثیت ہوگی جیسے انسان کے مقابل پر اس بے حیثیت کیڑے کی تھی جس سے زندگی کا آغاز کیا گیا۔

اس سورت کا اختتام اس اعلان پر ہے کہ وہ گھڑی جس کا ذکر کیا گیا ہے جب انسان مُردوں سے انتہائی تکمیل شدہ صورت میں دوبارہ اٹھایا جائے گا، اس کا علم صرف اللہ ہی کو ہے کہ وہ کب اور کیسے ہوگی اور اسی تعلق میں ان اَور دوسری باتوں کا بھی ذکر فرمایا گیا جن کا صرف اللہ تعالیٰ کو علم ہے اور انسان اس علم میں کسی طرح شریک نہیں۔ وہ باتیں یہ ہیں کہ آسمان سے پانی کب اور کیسے برسے گا اور ماؤں کے اَرحام میں کیا چیز ہے جو پرورش پا رہی ہے اور انسان آنے والے کل میں کیا کمائے گا اور زمین میں اس کی موت کس مقام پر واقع ہوگی۔

یہاں ایک شک کا ازالہ ضروری ہے۔ آج کل کے ترقی یافتہ دور میں یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ نئے آلات کی مدد سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے۔ یہاں تک کہ اب یہ بھی علم ہوسکتا ہے کہ بچہ صحت مند ہے یا پیدائشی مریض ہے۔ لڑکا ہے یا لڑکی۔ لیکن قطعیت کے اس دعویٰ کے باوجود وہ ہرگز یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ ماں کے پیٹ میں پلنے والا بچہ معذور ہے یا نہیں۔ محض ایک غالب امکان کا ذکر کرتے ہیں۔ اسی طرح ان کی یہ پیشگوئی بھی بارہا غلط ثابت ہوئی ہے کہ پیدا ہونے والا بچہ بیٹا ہے یا بیٹی۔ انسانی مشاہدے میں بکثرت یہ بات آرہی ہے کہ بعض دفعہ زچگی کے ماہرین ایک بچے کے پیدائشی نقص کا بڑے یقین سے ذکر کرتے ہیں مگر جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس نقص سے مبرا ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ یقین سے کہتے ہیں کہ لڑکی پیدا ہوگی مگر لڑکا پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے برعکس بھی۔ یہ بات تو بکثرت ہمارے روزمرہ کے مشاہدہ میں آتی ہے۔

(قرآن کریم اردو ترجمہ مع سورتوں کا تعارف از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ، صفحہ 709-711)

غلام مصباح بلوچ۔استاذ جامعہ احمدیہ کینیڈا

حضرت منشی عبد الخالقؓ۔مظفر نگر (اتر پردیش)

حضرت منشی عبد الخالق رضی اللہ عنہ بھارتی صوبہ اتر پردیش کے مشہور شہر مظفر نگر کے رہنے والے تھے۔ جوانی میں ہی بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوگئے اور بڑی استقامت کے ساتھ مخالفت کا سامنا کرتے ہوئے اپنے علاقہ میں احمدیت کا عمدہ نمونہ پیش کیا۔ جب جماعتوں میں انجمنوں کا قیام ہوا تو آپ مظفر نگر جماعت کے سیکرٹری مقرر ہوئے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سفر دہلی کے موقع پر حضورؑ کی خدمت میں دہلی بھی حاضر ہوئے، اخبار الحکم نے حضورؑ کے سفر دہلی کی رپورٹ میں لکھا: ’’مظفر نگر سے میاں عبد الخالق صاحب جو وہاں کی جماعت میں ایک سرگرم اور باہمت نوجوان ہیں، مع بعض دوسرے احباب کے آئے ہوئے تھے۔‘‘ (الحکم 10مارچ 1906ء صفحہ 2) آپ ایک پُر جوش احمدی اور خادم سلسلہ وجود تھے،حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ مظفر نگر کے دورہ کی ایک رپورٹ میں لکھتے ہیں: ’’.... برادر عبد الخالق صاحب یہاں کی جماعت کے سکرٹری بلکہ روح رواں، اشاعت دین کی محبت میں گداز، رات دن اسی میں محو ....‘‘

(بدر 19-26مئی 1910ء صفحہ 13)

آپ ایک اچھے شاعر تھے اور اس لحاظ سے بھی احمدیت کی صداقت کا چرچا کرتے رہتے تھے۔شدید مخالفت کے باوجود بھی احمدیت پر مضبوطی سے قائم رہے، انہی دنوں میں اکبر شاہ خان نجیب آبادی مظفر نگر میں آپ کے ہاں مہمان ہوئے تو انہوں نے بھی اس مخالفت اور آپ کی استقامت کا حال دیکھا، وہ اپنی ایک نظم میں اس کے متعلق لکھتے ہیں:

عبدِ خالق میرے بھائی خوش بیان
دے خدا ہر رنج سے تجھ کو امان
الحکم میں نظم تیری دیکھ کر
پھر گیا آنکھوں کے آگے وہ سماں
جبکہ تھا تیرا مخالف شہر بھر
اور یہ عاجز تھا تیرا مہمان
تیرا استقلال اور ہمت تیری
مجھ کو سب معلوم ہے اے مہربان
گو کہ دشمن ہیں بہت تعداد میں
تیری سی ہمت مگر اُن میں کہاں

(الحکم 10/اپریل 1907ء صفحہ 11)

حضرت منشی عبد الخالق صاحب کی بعض نظمیں جماعتی لٹریچر میں محفوظ ہیں جن میں سے بعض کا مختصر ذکر نیچے کیا جاتا ہے:

اے مسیحِ وقت مہدی زماں

(الحکم 31/مارچ 1907ء صفحہ 10)

؎احمدی قوم مبارک ہو کہ آئے احمد
حق رکھے ہم کو سدا زیر لوائے احمد

(بدر 18/ جولائی 1907ء صفحہ 10 کالم 3)

؎ترا جلوہ نمایاں ہر جگہ خلاقِ جہاں دیکھا
تجھے دیکھا جہاں دیکھا نہاں دیکھا عیاں دیکھا

(بدر 26 مارچ 1908ء)

آپ کی ایک نظم در مدح حضرت مصلح موعود

؎مُصحف رحمان وصف روئے تو
اے خوشا وقتیکہ بینم سوئے تو

(الفضل 26 فروری 1918ء صفحہ 10)

؎چمن کو اسلام کے، الٰہی دوبارہ پھر پُر بہار دیکھیں
بہار ایسی کہ پھر نہ اس میں خزاں کا گرد وغبار دیکھیں

(الفضل 15/مارچ 1920ء صفحہ 2)

؎ہو قربان تجھ پہ دل میرا، فدا ہو تجھ پہ جاں میری
بہت مدت سے خواہش ہے امامِ دو جہاں میری

(الفضل 21اگست 1922ء صفحہ 2)

اسی طرح دیوبندیوں کے متعلق ایک نظم اخبار الفضل 5/ نومبر 1913ء صفحہ 4 پر اور خواجہ حسن نظامی صاحب کے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو دعوت مباہلہ کے لیے بلانے پر ایک نظم اخبار فاروق 24/ جنوری 1918ء میں شائع شدہ ہے۔

نظم کے علاوہ اسلام احمدیت کی صداقت میں مضامین بھی لکھتے، جماعتی لٹریچر میں آپ کے مضامین محفوظ ہیں، مثلاً اخبار بدر 14/ مارچ 1907ء صفحہ 10 پر آپ کا ایک مضمون ’’تازے یہودی‘‘ شائع شدہ ہے۔ ایک مرتبہ اخبار وطن نے حضرت مسیح موعود پر اعتراضات کے متعلق ایک مضمون بعنوان ’’اسرار القادیان‘‘ شائع کیا جس کا تفصیلی جواب آپ نے بعنوان ’’ازالہ وساوس شیطان‘‘ اخبار الحکم میں شائع کرایا۔

(الحکم 22 اگست 1908ء صفحہ 6,7)

ستارہ ٹوٹنے کے نشان کے متعلق آپ کا ایک خط اخبار بدر میں یوں درج ہے:

’’مظفر نگر میں 7/ اگست کی شب کے 8 بجے ایک ایسا عظیم الشان ستارہ ٹوٹا کہ جس سے نہایت درجہ روشنی ہوگئی، جو ایک ہیبت ناک حالت لیے ہوئے تھا۔ اس کے ایک یا دو منٹ بعد بڑی زبردست گرج ہوئی۔ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ ہماری یاد میں کبھی اس قسم کا ستارہ نہیں ٹوٹا۔‘‘

(بدر 22 اگست 1907ء صفحہ 11)

آپ کی ایک تبلیغی رپورٹ اخبار الفضل 24 نومبر 1915ء صفحہ 8,9 پر شائع شدہ ہے۔

آپ کے ایک شاگرد محترم محمد سلیمان صاحب بھی سلسلہ احمدیہ میں داخل تھے اور مخلص احمدی تھے، جن کی ایک طویل نظم اخبار بدر 25/ جولائی 1907ء صفحہ 9 پر شائع ہوئی ہے۔حضرت مفتی محمد صادقؓ نے اپنے دورہ مظفر نگر کی رپورٹ میں ان کے متعلق یوں لکھا ہے:

’’برادر محمد سلیمان صاحب جوشیلے نوجوان احمدی ہیں۔‘‘

(بدر 19-26مئی 1910ء صفحہ 13)

ان کی وفات کی خبر اخبار الفضل میں یوں درج ہے: ’’مظفر نگر میں ایک مخلص احمدی محمد سلیمان صاحب فوت ہوگئے ہیں۔

(الفضل 20/ جون 1939ء صفحہ 2)

آپ نے 25/ جنوری 1932ء کو مظفر نگر میں ہی وفات پائی، حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے خبر وفات دیتے ہوئے لکھا:

’’منشی عبد الخالق صاحب ساکن مظفر نگر پُرانے احمدی تھے، 25/ جنوری کو اپنے وطن میں فوت ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔‘‘

(الفضل 16/ فروری 1932ء صفحہ 2)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

یہ پیشگوئی ہے اَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ۔ یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں تیری محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالوں گا۔ اور میں اپنی آنکھوں کے سامنے تیری پرورش کروں گا۔ یہ اُس وقت کا الہام ہے جب ایک شخص بھی میرے ساتھ تعلق نہیں رکھتا تھا۔ پھر ایک مدت کے بعد یہ الہام پورا ہوا اور ہزار ہا انسان خدا نے ایسے پیدا کئے کہ جن کے دلوں میں اُس نے میری محبت بھر دی۔بعض نے میرے لئے جان دی اور بعض نے اپنی مالی تباہی میرے لئے منظور کی اور بعض میرے لئے اپنے وطنوں سے نکالے گئے اور دُکھ دیئے گئے اور ستائے گئے اور ہزار ہا ایسے ہیں کہ وہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں‘‘۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 239-240) (یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے ایک مخلص صحابی حضرت سید ناصر شاہ صاحب اوور سیئر کے ایک خط کا ذکر فرمایا۔ فرماتے ہیں کہ جنہوں نے لکھا ہے کہ) ’’میری بڑی تمنا یہ ہے کہ قیامت میں حضور والا کے زیر سایہ جماعت بابرکت میں شامل ہوں جیسا کہ اب ہوں۔ آمین۔ حضور عالی! اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ خاکسار کو اس قدر محبت ذات والا صفات کی ہے کہ میرا تمام مال وجان آپ پر قربان ہے اور مَیں ہزار جان سے آپ پر قربان ہوں۔ میرے بھائی اور والدین آپ پر نثار ہوں۔ خدا میرا خاتمہ آپ کی محبت اور اطاعت میں کرے۔ آمین۔‘‘

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 240 حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’جب مَیں اس درجہ کا صدق اور ارادت اکثر افراد اپنی جماعت میں پاتا ہوں تو بے اختیار مجھے کہنا پڑتا ہے کہ اے میرے قادر خدا! درحقیقت ذرّہ ذرّہ پر تیرا تصرف ہے۔ تُونے ان دلوں کو ایسے پُر آشوب زمانہ میں میری طرف کھینچا اور اُن کو استقامت بخشی، یہ تیری قدرت کا نشانِ عظیم الشان ہے‘‘۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 240)

(خطبہ جمعہ 25 مئی 2012)

(خطبات مسرور جلد 10 صفحہ 318،319)

قمراحمد ظفر۔نمائندہ الفضل آن لائن جرمنی

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ مؤرخہ 8؍اکتوبر 2021ء

بصورت سوال و جواب

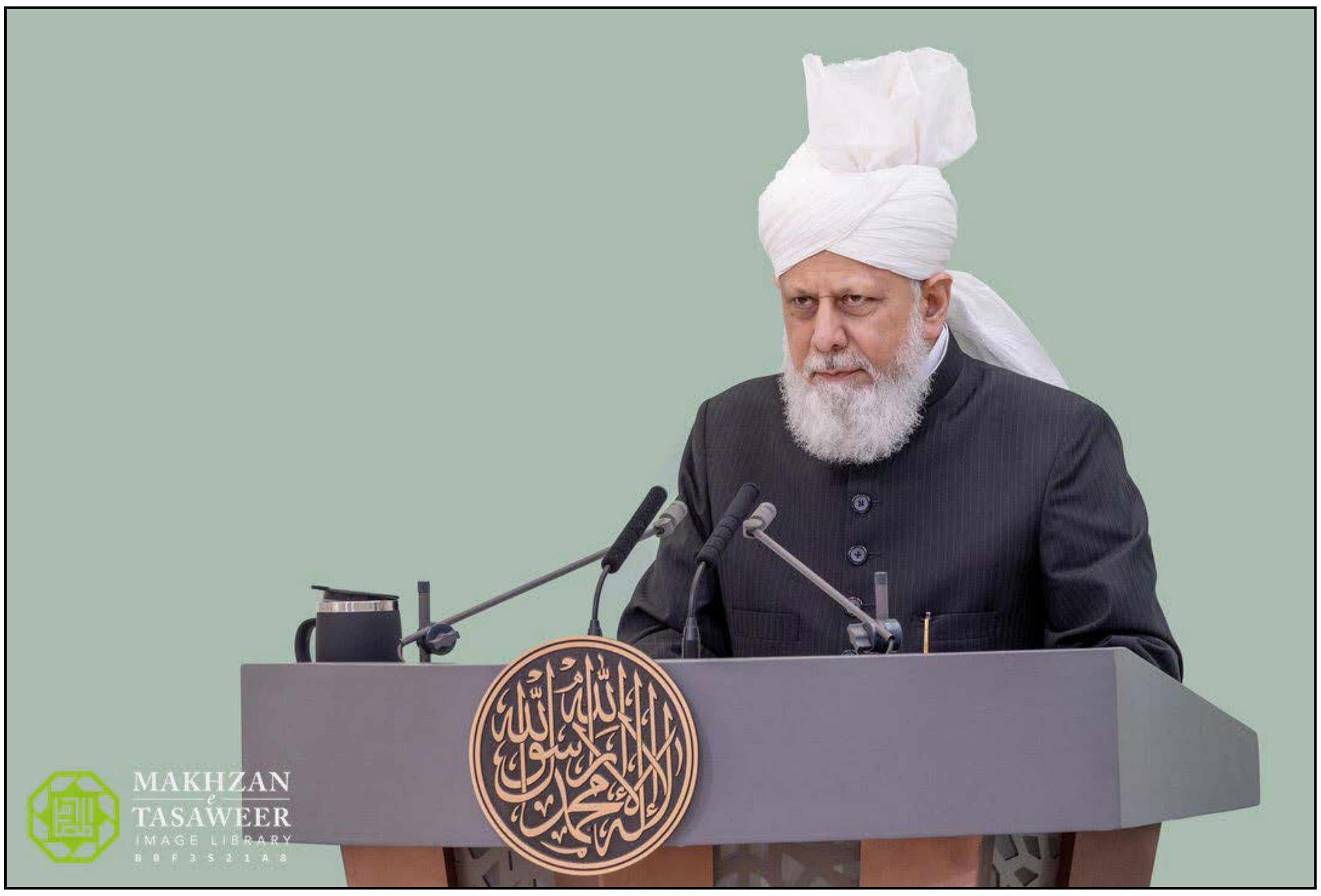

سوال: حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت عمر فاروقؓ کی فتوحات، اُن کے اسباب اور عوامل کے تناظر میں آپؓ کی سیرت و سوانح لکھنے والے سیرت نگار علامہ شبلی نعمانی کے حوالہ سے ایک مؤرّخ کے دل میں فورًا پیدا ہونے والے کن سوالات کا تذکرہ نیز اُن کے جوابات ارشاد فرمائے؟

جواب: چند صحراء نشینوں نے کیونکر فارس اور روم کا دفتر اُلٹ دیا، کیا یہ تاریخِ عالم کا کوئی اِستثنائی واقعہ تھا؟ آخر اِس کے اسباب کیا تھے؟ کیا اِن واقعات کو اسکندر و چنگیز خان کی فتوحات سے تشبیہ دی جاسکتی ہے؟ جو کچھ ہوُا اُس میں فرمانروائے خلافت کا کتنا حصّہ تھا؟

سوال: اجمالی لحاظ سے فتوحاتِ فاروقیؓ کی وُسعت اور اُس کے حدودِ اربعہ نیز مدّت کیا تھی؟

جواب: آپؓ کے مقبوضہ ممالک کا کُل رقبہ 22 لاکھ 51ہزار 30 مربّع میل تھا یعنی مکّہ مکرمہ سے شمال کی جانب 10سَو36 میل، مشرق کی جانب 10 سَو87 میل اور جنوب کی جانب 4سَو83 میل تھا ۔ یہ تمام فتوحات خاص حضرت عمر فاروقؓ کی فتوحات ہیں اور اِس کی تمام مدّت دسؔ برس سے کچھ زیادہ ہی ہے۔

سوال: فارس میں خُسرو پرویز کے بعد نظامِ سلطنت بالکل درہم برہم ہونے کی وجہ کیا تھی؟

جواب: کوئی لائق شخص جو حکومت کو سنبھال سکتا ہو، موجود نہ تھا۔

سوال: نوشیرواں سے کچھ پہلے کس فرقہ کا بہت زور ہوگیا تھا جو الحاداَور زَندقہ کی طرف مائل تھا نیز اِس کے عقائد کیا تھے؟

جواب: مزدکیّہ لوگوں کے دلوں سے لالچ اور دیگر اختلافات کو دُور کر دیا جائے اور عورت سمیت تمام مملوکات کو مشترکہ ملکیّت قرار دیا جائے یعنی عورت کی بھی کوئی عزّت نہیں تھی تاکہ مذہب پاک اور صَاف ہو جائے۔۔۔ اور بعض کے نزدیک یہ معاشرتی تحریک تھی جس کا مقصد زرتشتی مذہب کو مصفّٰی کرنا تھا۔

سوال: عیسائیوں کا کونسا فرقہ، جس کو کسی اور حکومت میں پناہ نہیں ملتی تھی وہ بھی اسلام کے سایہ میں آکر مخالفوں کے ظلم سے بچ گیا نیز اُن کا عقیدہ کیا تھا؟

جواب: نَستُوری، حضرت عیسیٰؑ کی ذات میں اُلوہیّت اور بشریّت دونوں علیحدہ علیحدہ پائی جاتی تھیں۔

سوال: ایران میں کس حکمران تک عمومًا مسلّم ہے کہ سلطنت کو نہایت جاہ و جلال حاصل تھا نیز روم و فارس کی شان و شوکت کے برعکس عربوں کی کیا حالت تھی؟

جواب: خُسرو پرویز تمام فوجیں جو مصر، ایران اور روم کی جنگ میں مصروف تھیں، ان کی مجموعی تعداد کبھی ایک لاکھ تک بھی نہ پہنچی، فنونِ جنگ سے واقفیّت کا یہ حال تھا کہ یرموک پہلا معرکہ ہے جس میں عرب نے تعبیہ کے طرز پر صف آرائی کی۔۔۔ خَود، زِرّہ، چِلتہ (لوہے یا فولاد کی پوشاک جو تھی)، جوشن (زرّہ کی قسم ہے ایک)، بکتر، چار آئینہ (فولاد کی چار پلیٹیں جو سینہ اور پُشت اور دونوں رانوں پر باندھی جاتی تھی)، آہنی دستانے، جھلم (خَود پر لگی ہوئی لوہے کی کڑیاں یا نقاب) اور موزے جو ہر ایرانی سپاہی کا لازمی ملبوسِ جنگ تھا۔ اِس میں سے عربوں کے پاس صِرف زِرّہ تھی اور وہ بھی اکثر چمڑے کی ہوتی تھی۔۔۔ رکاب لوہے کی بجائے لکڑی کی ہوتی تھی، آلاتِ جنگ میں گُرز اور کمند سے عرب بالکل آشنا نہیں تھے۔۔۔ تِیر تھے عربوں کے پاس لیکن ایسے چھوٹے اور کم حیثیّت تھے کہ قادسیّہ کے معرکہ میں ایرانیوں نے جب پہلے پہل اُن کو دیکھا عربوں کے تِیروں کو تو سمجھا کہ تکلے یا سُوئے ہیں۔

سوال: ترتیبِ تعبیہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: بوقتِ جنگ فوج کی ایسی ترتیب جس میں سپہ سالار یا بادشاہ جو لشکر کی کمان کرتا ہے تمام فوج کے درمیان میں کھڑا ہوتا ہے۔

سوال: مصنّف علامہ شبلی نعمانی نے فتوحاتِ فاروقؓ کے اصل اسباب کی بابت کیا لکھا ہے نیز اور چیزیں جنہوں نے فتوحات میں نہیں بلکہ قیامِ حکومت میں مدد دِی اُس میں سب سے مقدّم چیز کیا تھی؟

جواب: ہمارے نزدیک اِس سوال کا اصلی جواب صِرف اِس قدر ہے کہ مسلمانوں میں اُس وقت پیغمبرِ اسلام ﷺ کی بدولت جو جوش، عزم، استقلال، ہمّت، بلند حوصلگی، دلیری پیدا ہوگئی تھی اور جس کو حضرت عمرؓ نے اور زیادہ قوّی اور تیز کر دیا تھا۔ روم و فارس کی سلطنتیں عین عروج کے زمانہ میں بھی اُس کی ٹکّر نہیں اٹھا سکتی تھیں۔ مسلمانوں کی راست بازی اور دیانت داری

سوال: معرکۂ یرموک سے قبل جنگ کے لئے جب مسلمان شام کے اضلاع سے نکلے تو عیسائی نیز یہودیوں کے فرطِ جذبات کیا تھے؟

جواب: تمام عیسائی رعایا نے پکارا کہ خدا تم کو پھر اِس مُلک میں لائے اور یہودیوں نے توریت ہاتھ میں لیکر کہا کہ ہمارے جیتے جِی قیصر اَب یہاں نہیں آسکتا!

سوال: کس وجہ کے باعث پائے تخت کے فتح کر لینے پر بھی فارس میں ہر قدم پر مسلمانوں کو مزاحمتیں پیش آئیں لیکن عام رعایا وہاں بھی مسلمانوں کی گرویدہ ہوتی جاتی تھی اور اِس لئے فتح کے بعد بقائے حکومت میں اُن سے بہت مدد ملتی تھی؟

جواب: وہاں سلطنت کے نیچے بہت سے بڑے بڑے رئیس تھے جو بڑے بڑے اضلاع اور صوبوں کے مالک تھے، وہ سلطنت کے لئے نہیں بلکہ خود اپنی ذاتی حکومت کے لیئے لڑتے تھے۔

سوال: مؤرّخ علامہ شبلی نعمانی نے اسکندر اور چنگیز وغیرہ کی فتوحات کا موازنہ کرتے ہوئے کیا لکھا ہے نیز کونسے بڑے بڑے فاتح گزرے ہیں جو سب کے سب سفّاک بھی تھے؟

جواب: سکندر اور چنگیز وغیرہ کا نام لینا یہاں بالکل بے موقع ہے، بے شبہ اِن دونوں نے بڑی بڑی فتوحات حاصل کیں لیکن کس طرح؟ قہر، ظلم اور قتلِ عام کی بدولت۔ چنگیز کا حال تو سب کو معلوم ہے، اسکندر وغیرہ کی فتوحات کا اگر موازنہ کریں تو اسکندر کی یہ کیفیّت ہے جب اُس نے شام کی طرف شہر صُور کو فتح کیا تو چونکہ وہاں کے لوگ دیر تک جم کر لَڑے تھے، اِس لئے قتلِ عام کا حکم دیا، ایک ہزار شہریوں کے سر شہر پناہ (فصیل) کی دیوار پر لٹکا دیئے گئے، اِس کے ساتھ 30 ہزار باشندوں کو لونڈی، غلام بنا کر بیچ ڈالا۔ جو لوگ قدیم باشندے اور آزادی پسند تھے، اُن میں سے ایک شخص کو بھی زندہ نہیں چھوڑا۔ اِسی طرح فارس میں جب اِصطَخر کو فتح کیا تو تمام مَردوں کو قتل کر دیا، اِسی طرح کی اور بھی بے رحمیاں اُس کے کارناموں میں مذکور ہیں ۔ چنگیز، بخت النّصر، تیمور اور نادر شاہ

سوال: جو لوگ فتوحاتِ فاروقیؓ کی حیرت انگیزی کا جواب یہ دیتے ہیں کہ دنیا میں اور بھی ایسے فاتح گزرے ہیں، اُن کو کیا دکھانا چاہیئے؟

جواب: اِس احتیاط، اِس قید یعنی اتنی پابندی، اِس درگزر کے ساتھ دنیا میں کس حکمران نے ایک چپّہ بھر زمین بھی فتح کی ہے!

سوال: اسکندر اور چنگیز وغیرہ خود ہر موقع اور ہر جنگ میں شریک رہتے تھے اور خود سپہ سالار بن فوج کو کر لڑاتے تھے، اِس کے برعکس حضرت عمر فاروقؓ کا کیا طریقِ عمل تھا؟

جواب: آپؓ تمام مدّتِ خلافت میں ایک دفعہ بھی کسی جنگ میں شریک نہیں ہوئے، فوجیں ہر جگہ کام کر رہی تھیں البتہ اُن کی باگ آپؓ کے ہاتھ میں رہتی تھی۔

سوال: فتوحاتِ فاروقیؓ اور اسکندر وغیرہ کی فتوحات کا ایک بڑا واضح اور صریح فرق نیز فتوحاتِ فاروقیؓ میں کیا اُستواری تھی؟

جواب: اسکندر وغیرہ کی فتوحات گزرنے والے بادل کی طرح تھیں کہ ایک دفعہ زور سے آیا اور نکل گیا، اُن لوگوں نے جو ممالک فتح گئے وہاں کوئی نظمِ حکومت نہیں قائم کیا۔ اِس کے برخلاف فتوحاتِ فاروقیؓ میں یہ اُستواری تھی کہ جو ممالک اُس وقت فتح ہوئے، تیرہ سَو برس گزرنے پر آج بھی اسلام کے قبضے میں ہیں اور خود حضرت عمرؓ کے عہد میں ہر قسم کے مُلکی

انتظامات وہاں قائم ہو گئے تھے۔

سوال: عہدِ فاروقیؓ میں ہونے والی تمام لڑائیاں جو دسّ برس کی مدّت میں پیش آئیں، اُن میں سب سے خطرناک کونسے دو موقعے تھے؟

جواب: ایک نِہاوند کا معرکہ۔۔۔ دوسرے جب قیصرِ روم نے جزیرہ والوں کی اعانت سے دوبارہ حِمص پر چڑھائی کی تھی۔

سوال: جب سے دنیا کی تاریخ معلوم ہے آج تک کوئی شخص کن کے برابر فاتح اور کشور کُشا نہیں گزرا جو فتوحات اور عدل و انصاف دونوں کا جامع ہو؟

جواب: فاروقِ اعظمؓ

سوال: حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے کن کو دعا دیتے ہوئے ارشاد فرمایا؟ ’’نئے کپڑے پہنو اور قابلِ تعریف زندگی گزارو اَور شہیدوں کی موت پاؤ۔۔۔ اللہ تمہیں دنیا اور آخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطاء کرے۔‘‘

جواب: حضرت عمر فاروقؓ

سوال: حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ، حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اُحد پہاڑ پر چڑھے تو وہ اُن کے سمیت ہلنے لگا، اِس پر آپؐ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: اُحد ٹھہر جا! تجھ پر ایک نبی، ایک صدّیق اور دو شہید ہیں۔

سوال: بروایت حضرت اُبَیؓ بن کعب، کس نے رسولِ کریم ﷺ کو کہا کہ عالمِ اسلام حضرت عمرؓ کی وفات پر رَوئے گا؟

جواب: حضرت جبرائیلؑ

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کی تمنّائے شہادت کے بارہ میں آتا ہے، نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مُطہّرہ اُمّ المؤمنین حضرت حفصہؓ بیان کرتی ہیں کہ مَیں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا!

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ قَتْلاً فِیْ سَبِیْلِكَ وَوَفَاتاً فِیْ بَلَدِ نَبِیِّكَ کہ اللہ مجھے اپنے رستہ میں شہادت نصیب فرما اور مجھے اپنے نبی ﷺ کے شہر میں وفات دے۔ کہتی ہیں کہ مَیں نے کہا یہ کیسے ممکن ہے، اِس پر آپؓ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: اِنَّ اللّٰہَ یَاْتِیْ بِاَمْرِہٖ اَنْ شَآءَ، یقیناً اللہ تعالیٰ اپنا حکم لے آتا ہے جس طرح وہ چاہے!

سوال: حضرت عمر فاروقؓ اللہ تعالیٰ کے کتنے مقرّب تھے، اِس ضِمن میں حضرت المصلح الموعودؓ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

جواب: رسولِ کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہونا ہوتا تو عمرؓ ہوتا یہاں میرے بعد سے مراد معًا بعد ہے تو وہ شخص جسے رسولِ کریم ﷺ بھی اِس قابل سمجھتے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اِس زمانہ کی ضرورت کے لحاظ سے کسی کو شہادت کے مرتبہ سے اٹھا کر نبوّت کے بلند مرتبہ پر فائز کرنا ہوتا تو اِس کا مستحق عمرؓ تھا۔

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کی قربانیوں کو دیکھ کر یورپ کے اشد ترین مخالف بھی کیا تسلیم کرتے ہیں نیز اُن کی خدمات کے متعلّق کہاں تک غُلوّ کرتے ہیں؟

جواب: اِس قسم کی قربانی کرنے اور اِس طرح اپنے آپ کو مِٹا دینے والا انسان بہت کم مِلتا ہے/ اسلام کی ترقّی کو اُن سے ہی وابستہ کرتے ہیں۔

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کی دعا ’’الٰہی میری موت مدینہ میں ہو اَور شہادت سے ہو!‘‘ کے تناظر میں حضرت المُصلح الموعودؓ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

جواب: آپؓ نے یہ دعا محبّت کے جوش میں کی ورنہ یہ دعا تھی بہت خطرناک، اِس کے معنیٰ یہ بنتے تھے کہ کوئی اتنا زبردست غنیم ہو ایسا حملہ آور (حملہ کرنے والا) ہو تو تمام اسلامی ممالک کو فتح کرتا ہوئے مدینہ پہنچ جائے اور پھر وہاں آ کر آپؓ کو شہید کرے لیکن اللہ تعالیٰ جو دلوں کا حال جانتا ہے اُس نے حضرت عمرؓ کی اِس خواہش کو بھی پورا کر دیا اور مدینہ کو بھی اُن آفات سے بچا لیا جو بظاہر اِس دعا کے پیچھے مخفی تھیں۔۔۔ حضرت عمرؓ کی دعا سے پتا لگ جاتا ہے کہ اُن کے نزدیک خدا تعالیٰ کے قرب کی یہی نشانی تھی کہ اپنی جان کو اُس کی راہ میں قربان کرنے کا موقع مِل سکے لیکن آج قرب کی یہ نشانی سمجھی جاتی ہے (اپنے خطبہ میں ایک نصیحت کرتے ہوئے فرما رہے ہیں احمدیّوں کو حضرت المُصلح الموعودؓ) لیکن آج قرب کی یہ نشانی سمجھی جاتی ہے خدا بندے کی جان بچا لے!

سوال: حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت اور وفات کے بارہ میں اپنی ذاتی رویاء کے علاوہ کن صحابہ کرامؓ کی رویاء بیان فرمائیں؟

جواب: حضرت عوفؓ بن مالک اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ

سوال: حضرت عوفؓ بن مالک کے خواب کے تناظر میں حضرت عمر فاروقؓ کے دوسرے لوگوں سے تین ہاتھ بلند ہونے کی وجہ کیا تھی؟

جواب: تین خوبیاں/ وہ اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے، وہ اللہ کی راہ میں شہادت پانے والے ہیں اور وہ خلیفہ ہیں جنہیں خلیفہ بنایا جائے گا۔

سوال: بروایت حضرت سعیدؓ بن ابو ہلال حضرت عمر فاروقؓ نے جمعہ کے دن لوگوں سے خطاب میں اپنی وفات کی بابت کیا خواب سنایا نیز اسماءؓ بنتِ عُمیس کے حوالہ سے اُس کی تعبیر کیا بیان فرمائی؟

جواب: اے لوگو! مجھے ایک خواب دکھایا گیا ہے کہ جس سے مَیں سمجھتا ہوں کہ میری وفات کا وقت قریب ہے، مَیں نے دیکھا کہ ایک سرخ مُرغ ہے جس نے مجھے دو مرتبہ چونچ ماری ہے/ عجمیوں میں سے کوئی شخص مجھے قتل کرے گا۔

سوال: کن کے علاوہ اکثر مؤرّخین کے نزدیک حضرت عمر فاروقؓ 26 ذوالحجہ/ 23 ہجری کو زخمی ہوئے اور یکم محرّم/ 24 ہجری کو آپؓ کی وفات ہوئی نیز اِسی روز آپؓ کی تدفین ہوئی؟

جواب: تاریخِ طبری اور تاریخ ابنِ اثیر

سوال: حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت عمر فاروقؓ کے واقعۂ شہادت کی تفصیل، کس کتاب حدیث نیز راوی کے حوالہ سے بیان فرمائی؟

جواب: صحیح بخاری/ عَمروؓ بن میمون

سوال: راوی کے مطابق کس گفتگو کے بعد حضرت عمر فاروقؓ پر ابھی چوتھی رات نہیں آئی تھی کہ وہ زخمی ہو گئے؟

جواب: اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے سلامت رکھا تو مَیں ضرور اہلِ عراق کی بیواؤں کو اِس حال میں چھوڑوں گا کہ وہ میرے بعد کبھی کسی شخص کی محتاج نہ ہوں گی۔

سوال: حضرت عمر فاروقؓ جب دو صفحوں کے درمیان سے گزرتے تو آپؓ کی عادت کیا تھی نیز کس غرض سے بسا اوقات نمازِ فجر میں سورۂ یُوسف، سورۂ نحل یا ایسی ہی سُورت پہلی رکعت میں پڑھتے؟

جواب: آپؓ فرماتے جاتے صفیں سیدھی کر لو یہاں تک کہ جب دیکھتے کہ اُن میں کوئی خلل نہیں رہ گیا تو آگے بڑھتے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ! کہتے/ تاکہ لوگ جمع ہو جائیں۔

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے اپنا حملہ آور مُغیرہ کا غلام معلوم ہونے پر حضرت ابنِ عبّاسؓ سے مزید کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: وہی جو کاریگر ہے۔۔۔ اللہ اُسے ہلاک کرے، مَیں نے اُس سے نیک سلوک کرنے کا حکم دیا تھا۔ اللہ کا شکر ہے، اللہ نے میری موت ایسے شخص کے ہاتھ سے نہیں کی جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو۔

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کن کو کہنے لگے دیکھو! مجھ پر کتنا قرض ہے نیز اُنہوں نے حساب کیا تو اُسے کتنا پایا؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ/ چھیاسی ہزار دِرہم یا اِس کے قریب

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کا پیغام ’’عمرؓ بن خطاب آپؓ کو سلام کہتے ہیں اور آپؓ سے اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن ہونے کی اجازت مانگتے ہیں۔‘‘ ملنے پر حضرت عائشہؓ نے کیا کہنے لگیں؟

جواب: مَیں نے اِس جگہ کو اپنے لیے رکھا ہوا تھا لیکن آج مَیں اپنی ذات پر اُن کو مقدّم کروں گی۔

سوال: لوگوں کی درخواست پر کہ امیر المؤمنین وصیّت کر دیں، کسی کو خلیفہ مقرّر کر جائیں، حضرت عمر فاروقؓ نے کن کے متعلّق ارشاد فرمایا! مَیں اِس خلافت کا حقّدار اِن چند لوگوں میں سے بڑھ کر کسی کو نہیں پاتا کہ رسول اللہ ﷺ ایسی حالت میں فوت ہوئے کہ آپ ﷺ اُن سے راضی تھے؟ وہ تمہارے درمیان موجود رہے گا مگر اِس اَمر یعنی خلافت اُس کا کوئی حقّ نہیں ہو گا؟ اگر خلافت اُن کو مِل گئی تو وہی خلیفہ ہو ورنہ جو بھی تم میں سے امیر بنایا جائے وہ اُن سے مدد لیتا رہے؟

جواب: حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت سعدؓ اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف؛ حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ؛ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے آئندہ خلیفہ کو کن کے بارہ میں وصیّت فرمائی؟

جواب: پہلے مہاجرین کے حقوق پہچاننے اور اُن کی عزّت کا خیال رکھنے، انصار سے متعلّق بھلائی، سارے شہروں کے باشندوں سے عمدہ سلوک، بدّوی عربوں (عربوں کی جڑ) کے ساتھ نیک سلوک، اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے ذمّہ کی۔

سوال: حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آخری حصّہ میں کس ملک کے دو روزہ جلسۂ سالانہ کے اختتامی سیشن سے بنفسِ نفیس خطاب نیز ایم ٹی اے پر دکھائے جانے کا عِندیہ دیا؟

جواب: جرمنی

بقیہ: ’’اَللّٰہُ اَللّٰہُ فِیْ اَصْحَابِیْ‘‘ (الحدیث)...... از صفحہ 3

ہی انسان خدا تعالےٰ کی راہ میں جان دینے کے لئے تیار رہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قوم آئی اور کہنے لگی کہ ہمیں فرصت کم ہے ہماری نمازیں معاف کی جائیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دین ہی نہیں جس میں نمازیں نہیں۔ جب تک عملی طور پر ثابت نہ ہو کہ خدا تعالیٰ کے لئے تکلیف گوارا کر سکتے ہو تب تک نِرے اقوال سے کچھ نہیں بنتا۔ نصاریٰ نے بھی جب عملی حالت سے لاپرواہی کی تو پھر ان کی دیکھو کیسی حالت ہوئی کہ کفارہ جیسا مسئلہ بنالیا گیا۔ اگر آدمی صدق دل سے محض خدا تعالیٰ کے لئے قدم اُٹھائے تو میرا ایمان ہے کہ پھر بہت برکت ہو گی۔‘‘

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 416-415)

- ’’وہ لوگ (امام مہدیؑ کو ماننے والے۔ ناقل) قائم مقام صحابہ کے ہوں گے اور ان کا امام یعنی مہدی قائم مقام حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو گا۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 210)

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اصحابِؓ رسولؐ جیسا متقی، قانع، راست قدم اور بردبار بنائے اور اللہ سے پختہ تعلق قائم کرنے، دن رات محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز ہم تقویٰ اور طہارت میں نمونہ بننے کے لائق بننے والے ہوں۔ آمین

(ابو سعید)

ترجمہ و کمپوزنگ :ابو اثمار اٹھوال

This week with Huzur

22 اکتوبر 2021ء

اس ہفتے ایک ہزار سے زائد واقفینِ نو کینیڈا کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دو مختلف آن لائن ملاقاتوں کا شرف حاصل ہوا جس میں سے پہلی ملاقات واقفینِ نو خدام جبکہ دوسری ملاقات واقفینِ نو اطفال کینیڈا کے ساتھ تھی جس میں انہوں نے مختلف سوالات کے ذریعے پیارے امام ایدہ اللہ سے رہنمائی حاصل کی۔

واقفینِ نو خدام کینیڈا سے ورچوئل ملاقات

اس ہفتے پہلی آن لائن ملاقات واقفینِ نو خدام کے ساتھ تھی جس کے لیے 500 سے زائد واقفین نو انٹرنیشنل سنٹر Mississauga میں جمع ہوئے تھے۔ جہاں انہوں نے مختلف ایشوز کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ سے رہنمائی حاصل کی۔

***ایک خادم نے حضور ایدہ اللہ سے سوال کیا کہ ہم کس طرح خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں ترقی کر سکتے ہیں؟**

جس پر حضور انور نے فرمایا: آپ کچھ عرصے سے خطوط کے ذریعہ سوالات پوچھ رہے ہیں اور مجھے باقاعدہ لکھ رہے ہیں۔ آپ کے ہر خط میں کوئی نہ کوئی سوال ہوتا ہے جس کا میں جواب دے رہا ہوں۔ کیا آپ وہی ہیں؟ جس پر موصوف نے جواب دیا جی حضور۔ اس کے بعد پیارے امام نے فرمایا کہ مجھے خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو روحانی باتوں میں، ایمان میں اور مذہبی نالج میں بہت دلچسپی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں خدا تعالیٰ کے ساتھ communication میں ترقی کرنی چاہیے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر دفعہ آپ کو الہام یا خواب آئے۔ اگر نماز ادا کرنے اور خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرنے کے بعد آپ کا دل مطمئن ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق بہتر ہے پس اس تعلق کو جتنا آپ Develop کر سکتے ہیں کریں۔ تو یہ ایک process سے گزر کر ہی ممکن ہے آپ ان چیزوں کو مختصر وقت میں حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر آپ پرائمری سکول میں ہوں تو آپ اُس شخص کے ساتھ جس کی قابلیت پوسٹ گریجویشن ہو مقابلہ نہیں کر سکتے۔ آپ کو اس مقصد کے حصول کے لیے سخت محنت کرنا ہو گی پس اس کے لیے کوشش کرتے رہیں ان شاء اللہ ایک دن ضرور آپ اچھے نتائج پا لیں گے۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کے پاس خدا تعالیٰ سے دعا کرنے، اس کے آگے جھکنے، اس سے مغفرت طلب کرنے اور ہر معاملہ میں اسکی مدد حاصل کرنے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے اور یہی سچے مومن کی نشانی بھی ہے۔ اس طرح سے آہستہ آہستہ آپ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں بڑھتے جائیں گے۔

***ایک خادم نے سوال کیا کہ آج کل کے دور میں ایلو پیتھک نے ہومیو پیتھک پر غلبہ کیا ہوا ہے۔ ایک وقفِ نو کی حیثیت سے کس طرح ہم دنیا کو ہومیو پیتھی کی حقیقت اور اس کے جسم پر مثبت اثرات کے بارے میں بتا سکتے ہیں؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہومیو پیتھی دوائی کی اور علاج کی ایک قسم ہے جو مریضوں کے علاج کے لیے استعمال ہو رہی ہے۔ یہ کوئی شرعی معاملہ نہیں ہے لہٰذا آپ کو اس بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کہ ایلو پیتھک نے ہومیو پیتھک پر غلبہ کیا ہوا ہے۔ کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اصل بات یہ ہے کہ کس طرح ہم اپنے مریضوں کا اچھے طریق سے علاج کر سکتے ہیں۔ ہومیو پیتھی ایک دوائی یا علم ہے جسے ہم علاج کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کا اس پر یقین ہے تو بہت اچھا لیکن وہ لوگ جنہیں ہومیو پیتھی پر یقین نہیں ہے اگر آپ ان کو دے بھی دیں تو اس کا ان پر کوئی خاص اثر نہیں ہو گا۔ ایک شخص جس کو حضرت مسیح موعودؑ پر پختہ ایمان تھا اور اسی وجہ سے وہ یہ یقین رکھتا تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی اولاد کا بھی خدا تعالیٰ سے اچھا تعلق ہے۔ ایک دفعہ اس کے پیٹ میں بہت درد تھا اور کوئی دوا کام نہیں کر رہی تھی۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب بھی چونکہ اسے جانتے تھے اس لیے آپ اس کو دیکھنے اور اسکی خیریت پوچھنے کے لیے وہاں گئے تو دیکھا کہ وہ شخص تکلیف سے کراہ رہا تھا اور کوئی دوائی بھی اس پر اثر نہیں کر رہی تھی۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے اپنا ہاتھ جیب میں ڈالا اور 3،4 منٹ بعد آپ نے اپنا ہاتھ جیب میں سے نکالا اور اسے کہا کہ اپنا منہ کھولو اور کچھ چھوٹی چھوٹی گولیاں اس کے منہ میں ڈالیں اور اسے کہا کہ پانی کے ساتھ نگل لو۔ اس کے 10 منٹ بعد وہ بالکل ٹھیک تھا۔ کسی شخص نے حضرت مرزا شریف احمد صاحب سے پوچھا کہ آپ نے کیا کِیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کچھ بھی نہیں اصل بات یہ کہ میں جانتا تھا کہ اس مسئلے کو psychologically حل کر سکتے ہیں۔ میری جیب میں کاغذ کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا تھا میں نے اس پر دعا کی اور اس کی چھوٹی چھوٹی گولیاں بنائی اور اس کے منہ میں ڈال دیں اور یہ کاغذ کام کر گیا۔ معجزات اسی طرح ہوتے ہیں۔ ہومیو پیتھی میں کچھ ایسی دوائیاں ہیں جو معجزانہ رنگ میں کام کرتی ہیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر مریض اور ہر بیماری میں ہومیو پیتھی کام کرے اور یہ بھی غلط ہے کہ ہومیو پیتھی پر ابھی تک تحقیق نہیں ہوئی۔ فرانس اور جرمنی میں کافی ڈاکٹرز ہیں جو ہومیو پیتھی پر تحقیق کر رہے ہیں اور انہوں نے مختلف بیماریوں کے لیے کچھ نئی دوائیاں بھی بنائی ہیں۔ اس لیے ہمیں زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ کوئی شرعی معاملہ نہیں ہے۔ اگر آپ یقین رکھتے ہیں کہ ہومیو پیتھی اچھی ہے تو بہت اچھا ہے ان کے لیے جو اس پر یقین رکھتے ہیں۔ لیکن وہ جو اس پر یقین نہیں رکھتے ان پر اپنے خیالات کو مسلط نہیں کرنا چاہیے کہ وہ ضرور ہومیو پیتھی استعمال کریں۔

***ایک خادم نے سوال کیا کہ کس طرح ہم خدا تعالیٰ پر ایمان اور توکل کو بڑھا سکتے ہیں؟**

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: آپ کو نماز فجر ادا کرنے میں کتنا وقت لگتا ہے؟ 5 منٹ؟ جس پر خادم نے جواب دیا کہ تقریباً 5 سے دس منٹ۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پانچ سے دس منٹ میں آپ سورہ فاتحہ کے معانی کیسے سمجھ سکتے ہیں؟ اگر آپ مسجد میں نماز فجر یا کوئی دوسری نماز باجماعت ادا نہیں کر رہے یا سنتیں ادا کر رہے ہیں تو اپنی نماز میں بار بار سورہ فاتحہ کو دوہرائیں اور ’’اِھدِنَا الصِّراطَ المستقیم‘‘ کثرت سے پڑھیں تو خدا تعالیٰ ضرور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرے گا۔ اپنی نمازوں میں کثرت سے اس کا ورد کریں۔ کثرت سے سجدہ میں یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایمان میں مضبوطی عطا کرے اور آپ اچھے مومن بن جائیں۔ تو اس کے لیے آپ کو کچھ وقت لگے گا۔ آپ کیا کرتے ہو؟ آپ سکول یا کالج یا یونیورسٹی جاتے ہو؟ اس پر موصوف نے جواب دیا کہ میں ہائی سکول جاتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے استفسار فرمایا کہ گریڈ 12؟ جس کا انہوں نے جواب دیا کہ جی حضور۔ حضور انور نے فرمایا۔ یہ آپ کا سیکنڈری سکول میں آخری سال ہے۔ جب تک آپ سخت محنت نہیں کرتے، ان تمام مضامین کا گہرائی میں جا کر علم حاصل نہیں کر لیتے، سلیبس یا کتب جو آپ کو پڑھائی گئی ہیں اچھی طرح نہیں پڑھ لیتے۔ تب تک آپ کامیابی حاصل نہیں کر سکتے تو پھر آپ تقویٰ اور پرہیزگاری میں کس طرح سے بغیر محنت شاقہ کے کامیاب ہو سکتے ہیں۔ آپ امتحان سے پہلے سکول سے آنے کے بعد بھی چھ، سات گھنٹے پڑھائی کرتے ہیں لیکن آپ یہاں صرف پانچ یا زیادہ سے زیادہ دس منٹ دے رہے ہیں اور مزید یہ کہ قرآن کریم میں سے جو آپ تلاوت کر رہے ہوتے ہیں آپ کو معلوم نہیں ہوتا کہ آپ کیا پڑھ رہے ہیں؟ اگر آپ اپنے مضمون کے متعلق نہیں جانتے تو پھر آپ کس طرح سے سوالات کے جوابات لکھ سکتے ہیں؟ اگر آپ نے سمجھے بغیر کتاب پڑھی ہوئی ہو تو جب آپ سوالیہ پیپر دیکھیں گے تو آپ کو سوالات کی سمجھ نہیں آئے گی۔ سوالات سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ آپ کو معلوم ہو کہ ان کے جوابات کیا ہیں؟

اور یہ سلیبس یا کتاب میں کہاں درج تھے؟اور ٹیچر نے مجھے اس مضمون کے متعلق کیا پڑھایا تھا؟ پھر آپ جواب دینے کی کوشش کریں گے لیکن یہاں آپ کو کچھ بھی نہیں پتا کہ اللہ تعالیٰ کیا فرمارہا ہے اور آپ یہ پوچھ رہے ہیں کہ آپ خدا تعالیٰ پر کس طرح سے ایمان لا سکتے ہیں؟اگر آپ کو علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کیا فرمارہا ہے تو آپ کس طرح خدا تعالیٰ پر ایمان لا سکتے ہیں؟اس کے لیے ضروری ہے کہ آپ ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کریں تب آپ کو معلوم ہو گا اور یہ آپ کا اللہ تعالیٰ پر ایمان اور یقین مضبوط کرے گا۔

***ایک خادم نے سوال کیا کہ حضور !ایک ایسے احمدی دوست کو approach کرنے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟جو گناہوں میں مبتلا ہو، جماعت سے دور ہو رہا ہو اور ایسی صورت حال میں ہو جو اس کے لیے نقصان دہ ہے۔**

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: آپ کو سب سے پہلے اس کی وجہ تلاش کرنی ہو گی۔اگر آپ اس کے قریبی دوست ہیں تو آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اب اس کی کیا ترجیحات ہیں؟اس کے کون سے دوست ہیں جن کے ساتھ اس کا اٹھنا بیٹھنا ہے۔اس کی company کیا ہے؟ کیا یہ آپ کو avoid کرتے ہوئے ایسے دوستوں کے ساتھ بیٹھتا ہے جو اچھے نہیں ہیں اور مختلف گناہوں میں مبتلا ہے؟اگر ایسا ہی ہے تو آپ اسے بتاؤ کہ جس راستہ کی طرف آپ چل رہے ہو یہ غلط راستہ ہے یہ آپ کی زندگی برباد کر دے گا اور بالآخر آپ اپنے آپ کو تباہ و برباد کر لو گے۔پس اس کے ہمدرد بنیں۔جب اس کو یہ احساس ہو گیا کہ آپ اس کے حقیقی دوست اور ہمدرد ہیں تو پھر وہ آپ کی بات سنے گا۔اس کے علاوہ بھی کچھ وجوہات ہوتی ہیں مثلاً بعض دفعہ کچھ نوجوانوں کے اپنے گھروں میں مسائل ہوتے ہیں جیسے کہ ماں باپ کے آپس میں اچھے تعلقات نہیں ہیں تو یہ بھی وجہ بن رہی ہوتی ہے۔ایک طرف تو والدین کہہ رہے ہوتے ہیں کہ مذہب ہمیں اچھے کام کرنے کا کہتا ہے لیکن ماں باپ کے اپنے عمل اس کے خلاف ہوتے ہیں یا اس کے مطابق نہیں ہوتے تو یہ بات بھی انہیں پریشان کر رہی ہوتی ہے۔بعض دفعہ کچھ عہدیداران اِن مسائل کی وجہ بن رہے ہوتے ہیں۔پس بہت ساری وجوہات ہوسکتی ہیں اس لیے سب سے پہلے آپ کو اصل وجہ تلاش کرنی ہو گی اور پھر اس کے مطابق ان کو Treat کریں۔سب سے زیادہ ضروری اور اہم بات یہ ہے کہ ان کو یہ احساس ہو کہ آپ ان کے خیر خواہ اور ہمدرد ہیں تب وہ آپ کی بات سنیں گے۔

***ایک خادم نے سوال کیا کہ حضور !میں ایک شہید کا بیٹا ہوں۔حضور کی شہداء کی فیملی کے لیے کیا نصائح ہیں؟**

حضور نے فرمایا:آپ کے والد پاکستان میں شہید ہوئے اور انہوں نے جماعت کے لیے جان کی قربانی دی اور آپ اس ملک میں جماعت کی وجہ سے ہو۔پس کوشش کر کے اس ملک میں اس سوسائٹی کی بُری چیزوں کی بجائے یہاں کی اچھی چیزوں کو اپنائیں اور ان لوگوں کے سامنے اپنا اچھا نمونہ پیش کریں۔اگر آپ طالب علم ہو تو پڑھائی میں Excel کرو۔اگر آپ worker ہو تو خوب محنت کرو اور ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھو کہ جو کچھ بھی آپ کر رہے ہو خدا تعالیٰ آپ کو دیکھ رہا ہے۔اگر لوگ آپ کو نہیں بھی دیکھ رہے تو خدا تعالیٰ بہرحال آپ کو دیکھ رہا ہے۔اب جب کہ آپ جماعت کی وجہ سے یہاں ہیں کیونکہ آپ کے والد یا رشتہ دار نے خدا تعالیٰ کے لیے قربانی دی تھی اس لیے آپ کو چاہیے کہ محنت کر کے خدا کے احکامات کو سنیں اور ان پر عمل بھی کریں اور اپنی مثال ایک اچھے مومن اور احمدی بن کر دکھائیں۔

دوسری ملاقات
واقفینِ نو کینیڈا مجلس اطفال الاحمدیہ سے ورچوئل ملاقات

اگلے دن مجلس اطفال لاحمدیہ کینیڈا کے 550 سے زائد واقفینِ نو کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا جس میں اطفال نے مختلف موضوعات پر حضور ایدہ اللہ سے سوالات کے ذریعہ رہنمائی حاصل کی۔

***ایک طفل نے سوال کیا کہ ہائی اسکول میں نئے طالب علم ہونے کی حیثیت سے میں نے اسکول میں جنم لینے والی بہت سی برائیاں مشاہدہ کی ہیں۔حضور!ہمیں نصیحت کریں کہ کس طرح ہم عمومی طور پر ہائی اسکول میں پائی جانے والی برائیوں سے بچ سکتے ہیں؟**

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:تقریباً آپ 15 سال کے ہوں گے اور یہ Teenage عمر کا انتہائی خطرناک حصہ ہوتا ہے۔جب آپ پندرہ،سولہ یا سترہ سال کے ہوتے ہیں تو آپ سمجھتے ہیں کہ اب آپ میچور ہیں اور آپ پر کوئی پابندی نہیں ہونی چاہیے لیکن ہمیشہ یہ بات یاد رکھیں کہ آپ احمدی ہیں اور ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور اسلام ایک سچا مذہب ہے اور قرآن آخری شرعی کتاب ہے جو رسول کریم ﷺ پر نازل ہوئی۔اس کے علاوہ بہت سارے احکامات ہیں۔خدا تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا ہے کہ یہ اچھی باتیں ہیں اور یہ بُری باتیں ہیں۔اب اگر آپ ایک sane person اور عقلمند آدمی ہو تو آپ بُری باتوں سے بچو گے ورنہ یہ آپ کی دنیاوی اور اُخروی زندگی کو تباہ کر دیں گی۔اگر آپ کچھ بُرا کر رہے ہیں تو یہ مت خیال کریں کہ آپ کو کوئی دیکھ نہیں رہا۔ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دیکھ رہا ہے اور وہ ہر چیز سے اچھی طرح باخبر ہے۔پس ہم نے خدا تعالیٰ کی محبت کو پانے کے لیے ، اسلامی تعلیم کے ساتھ جُڑے رہنے کے لیے اور خدائی احکامات کی خاطر اچھے کام کرنے ہیں جس کا خدا تعالیٰ ہمیں حکم دیتا ہے۔اس طرح سے آپ سوسائٹی کی بُری چیزوں سے بچ سکتے ہیں اور اس کے علاوہ یہ کہ اگر آپ اپنے ساتھی دوستوں میں کوئی بُرائی دیکھیں تو اپنی ناپسندیدگی ظاہر کریں اور نا صرف ناپسندیدگی بلکہ اگر وہ کچھ بُرا کر رہے ہیں تو اس سے نفرت ہونی چاہیے اور ان کو پتا ہونا چاہیے کہ آپ یہ پسند نہیں کرتے۔اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ آپ کو بُری چیزیں پسند نہیں ہیں تو پھر وہ آپ کے سامنے ان کاموں کو Avoid کریں گے۔یہ ایک ذریعہ ہے کہ کس طرح آپ ان برائیوں سے بچ سکتے ہیں مزید یہ کہ ایسے دوست بنائیں جو پڑھائی میں بھی اچھے ہوں اور نیک خُو اور اچھے اخلاق والے ہوں۔

***ایک طفل نے سوال کیا کہ کس طرح میں حضور ایدہ اللہ کے ساتھ اچھا تعلق بنا سکتا ہوں یہاں تک کہ حضور یہ جانتے ہوں کہ میں کون ہوں؟**

حضور انور نے فرمایا:آپ مجھے کثرت سے لکھا کرو اور کبھی کبھار اچھے لطائف یا کوئی اچھا واقعہ بھی لکھ سکتے ہو۔اس طرح سے پھر مجھے یاد رہے گا کہ یہ وہ لڑکا ہے جو مجھے ایسی ایسی باتیں لکھتا ہے اور اگر آپ پسند کرو تو آپ اپنی تصویر بھی خط پر لگا سکتے ہو۔

***ایک طفل نے سوال کِیا کہ کیا یہ ممکن ہے کہ بچوں کے لیے ایم ٹی اے کا چینل ہو جس پر بچوں کے لیے پروگرام ہوں اور آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت کے پروگرام بچوں کے لیے ہوں؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا:ان دنوں کچھ slots ہیں جہاں بچوں کے پروگرام ہیں جیسے کہ سٹوری ٹائم اور اب انہوں نے بچوں کے لیے میرے خطبہ کا ایک نیا پروگرام شروع کیا ہے جس میں بچوں کے لیے میرے خطبہ کو آسان فہم زبان اور مختلف پیرائیوں میں بیان کرتے ہیں تا کہ بچوں کے لیے سمجھنے میں آسانی ہو۔فی الحال بچوں کے لیے کچھ slots ہیں۔

ان شاء اللہ وقت آئے گا جب صرف بچوں کے لیے ایم ٹی اے چینل ہو گا۔فی الحال تو ایسا نہیں ہے ممکن ہے بعد میں ایسا ہو جائے۔کیا آپ چلڈرن پروگرام دیکھتے ہیں جیسے کہ سٹوری ٹائم، kids programme اور پھر بچوں کے لیے خلاصہ خطبہ جمعہ۔یہ بھی اچھے پروگرام ہیں۔آپ کو یہ پروگرام ضرور دیکھنے چاہیے۔

***ایک طفل نے سوال کیا کہ ہمیں ایک اچھا وقف نو بننے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟**

حضور انور نے فرمایا:ایک اچھے وقفِ نو کو باقاعدگی کے ساتھ پنجگانہ نمازیں ادا کرنی چاہیے باقاعدگی کے ساتھ قرآن کریم کے کسی ایک حصے کی تلاوت کرنی چاہیئے اور اگر ممکن ہو تو قرآن کریم کے متن کو سمجھنے اور جو کچھ آپ تلاوت کر رہے ہو اس کا ترجمہ جاننے کی کوشش کرنی چاہیے۔ایک وقفِ نو کو اچھے کردار والا ہونا چاہیے وہ بڑوں کا ادب کرنے والا اور اپنے سے چھوٹوں کے ساتھ ہمدردی کرنے والا ہو۔لڑائی جھگڑا کرنے والا نہ ہو اور اچھے ٹی وی پروگرام دیکھنے والا ہو نہ کہ بُرے پروگرام دیکھنے والا ہو۔پڑھائی میں excel کرنے والا ہو۔پڑھائی میں محنت کرنے والا ہو تا کہ اچھے گریڈ حاصل کر سکے پس یہ کچھ خوبیاں ہیں اور اس کے علاوہ آپ میرا خطبہ سنو اور ان پوائنٹس کو پڑھو جنہیں میں نے خطبہ میں بیان کیا ہے۔

عاطف وقاص۔ٹورنٹو کینیڈا

آؤ! اُردو سیکھیں

سبق نمبر 25

اُردو زبان میں قواعدِ مذکر ومؤنث یا اسم کی جنس کے متعلق بحث جاری ہے۔ آج کے سبق میں ہم مزید قواعد کے بارے میں بات کریں گے۔ گزشتہ سبق میں دو قواعد بیان کیے گئے تھے۔ نیز یہ وضاحت کی گئی تھی کہ اُردو زبان کئی زبانوں کے الفاظ اور قواعد سے مل کر بنی ہے اس لیے گرامر کے قواعد پوری طرح سے ہر لفظ پہ کام نہیں کرتے اور جگہ جگہ استثنائی معاملات پیش آتے ہیں۔

قاعدہ نمبر 3

یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ مذکر کے آخری (ا) یا (ہ) کو بدل کر (ی) لگادیں تو مؤنث بن جاتا ہے۔ جیسے لڑکا سے لڑکی شیشہ سے شیشی وغیرہ۔ اس طرح پیشہ وروں کے ایسے نام جن کے آخر پہ (ی) ہو جیسے دھوبی، مالی، تیلی وغیرہ اگر ان کے آخری (ی) کو (ن) سے بدل دیں تو وہ مونث بن جاتے ہیں جیسے دھوبن، مالن، تیلن وغیرہ۔ لیکن اگر پیشہ وروں کے نام کے آخر میں (ا) یا (ی) نہ ہو تو مشکل درپیش آتی ہے۔ ایسی صورت میں مونث بنانے کے لیے یا تو الفاظ کا اضافہ کیا جاتا ہے یا علامت تبدیل کی جاتی ہے۔ جیسے استاد سے استادن غلط ہے، بلکہ الفاظ کا اضافہ کر کے اور لفظ کی شکل بدل کر مونث (استانی) بنایا گیا۔ پس ایسے الفاظ کی وضاحت علیحدہ سے آئے گی۔

بے جان چیزوں میں لفظ کے آخر پہ (ی) کا اضافہ کر دیا جاتا ہے یا پھر (ا) کو (ی) سے بدل دیا جاتا ہے اس طرح بظاہر مونث لفظ بن جاتا ہے لیکن اصل میں ایک بڑی شے کو چھوٹا کر دیا جاتا ہے۔ جیسے پہاڑ سے پہاڑی، ٹوکرے سے ٹوکری وغیرہ۔ یعنی اردو زبان میں بے جان اشیاء کے لیے مذکر اور مونث حقیقی نہیں ہوتے بلکہ مصنوعی طور پہ ایک بڑی شے کو چھوٹا کر کے مونث کا رنگ دے دیا جاتا ہے۔ تاہم جاندار اشیاء میں ایسا نہیں ہوتا۔

قاعدہ نمبر 4

ایسے مذکر الفاظ جن کے آخر پہ کوئی ایسی علامت نہیں ہوتی جس سے ان کو مذکر قرار دیا جائے ان کے آخر پہ (ی) کا اضافہ کر کے مؤنث بنایا جاتا ہے۔ جیسے ہرن سے ہرنی، کبوتر سے کبوتری وغیرہ۔

قاعدہ نمبر 5

جانداروں میں یا تو مذکر مؤنث کے لیے الگ الگ الفاظ ہوتے ہیں جیسے بیل، گائے اور دوسری صورت میں مذکر لفظ کے آخر میں علامت بدلنے سے یا الفاظ کا اضافہ کرنے سے مؤنث بنایا جاتا ہے۔ ان دونوں صورتوں کی امثال دیکھتے ہیں۔

1۔ جب دونوں لفظ الگ الگ ہوں

باپ، ماں۔ غلام، باندی یا لونڈی۔ میاں، بیوی یا بی بی۔ نواب، بیگم۔ بیل، گائے۔ مینڈھا، بھیڑ۔

2۔ جب مذکر کے آخر کا (ا) یا (ہ) مونث بنانے کے لیے (ی) سے بدل دیے جاتے ہیں۔

لڑکا، لڑکی۔ بیٹا، بیٹی۔ اندھا، اندھی۔ گھوڑا، گھوڑی۔ بکرا، بکری۔ شہزادہ، شہزادی۔ بندہ، بندی۔ چیونٹا، چیونٹی۔ مرغا، مرغی۔ بھانجا (بہن جایا)، بھانجی۔ بھتیجا (بھائی جایا)، بھتیجی۔ چچا، چچی۔ پھوپھا، پھوپھی۔ لنگڑا، لنگڑی۔

امثال جب (ی) کا اضافہ کر دیا جاتا ہے

تیتر، تیتری۔ ہرن، ہرنی۔ ماموں ممانی۔ پٹھان، پٹھانی۔ کبوتر، کبوتری۔

جب مذکر کے آخری حرف کو (ن) سے بدل دیا جاتا ہے۔ امثال

نائی (بال کاٹنے والا، شادی بیاہ کا کھانا پکانے والا)، نائن۔ جوگی، جوگن۔ مالی، مالن۔ دھوبی، دھوبن۔ بھنگی، بھنگن۔ گوالا (دودھ کا کاروبار کرنے والا) گوالن۔ فرنگی (انگریز) فرنگن۔ پارسی (آگ کی عبادت کرنے والا) پارسن۔ بھائی، بہن۔ حاجی، حجن۔ دلہا، دلہن۔ چوہدری، چوہدرائن۔ ناگ، ناگن۔

جب آخری حرف کو ہٹا کر یا ہٹائے بغیر (نی) یا (انی) کا اضافہ کر کے مؤنث بنایا جاتا ہے۔

شیر، شیرنی۔ ملّا، ملانی۔ استاد، استانی۔ مغل، مغلانی۔ ہاتھی، ہتھنی۔ اونٹ، اونٹنی۔ راجہ، رانی۔ فقیر، فقیرنی۔ مور، مورنی۔ جیٹھ، جیٹھانی۔ دیور، دیورانی۔ بھوت، بھتنی۔ جن، جناتنی۔

جب آخری حرف میں کچھ تبدیلی کے بعد، یا بغیر تبدیلی کے (یا) کا اضافہ کرنے سے مونث بنتا ہے۔

کتا، کتیا۔ بندر، بندریا۔ چوہا، چوہیا۔ چڑا، چڑیا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

جو کہتے ہیں کہ ہم پر کوئی ابتلاء نہیں آیا وہ بدقسمت ہیں۔ وہ نازونعمت میں رہ کر بہائم کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کی زبان ہے، مگر وہ حق بول نہیں سکتی۔ خدا کی حمد و ثنا اس پر جاری نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ صرف فسق و فجور کی باتیں کرنے کے لیے اور مزہ چکھنے کے واسطے ہے۔ ان کی آنکھیں ہیں، مگر وہ قدرت کا نظارہ نہیں دیکھ سکتیں، بلکہ وہ بدکاری کے لیے ہیں۔ پھر ان کو خوشی اور راحت کہاں سے میسّر آتی ہے۔ یہ مت سمجھو کہ جس کو ہم وغم پہنچتا ہے وہ بدقسمت ہے۔ نہیں۔ خدا اس کو پیار کرتا ہے۔ جیسے مرہم لگانے سے پہلے چیرنا اور جراحی کا عمل ضروری ہے۔ اسی طرح خدا کی راہ میں ہم وغم آنا ضروری ہے۔ غرض یہ انسانی فطرت میں ایک امر واقعہ شدہ ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ یہ ثابت کرتا ہے کہ دنیا کی حقیقت کیا ہے۔ اور اس میں کیا کیا بلائیں اور حوادث آتے ہیں۔ ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب وغریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 3،2 ایڈیشن 2016)

اقتباس کے مشکل الفاظ کے معنیٰ

ابتلاء: امتحان، آزمائش، تکلیف۔

بدقسمت: بد کا مطلب ہے برا، یا بری اور قسمت کا لفظ تقسیم سے ہے جس کا مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کے درمیان دولت، رزق، صحت، اولاد، زمین جائیداد کی ایک تقسیم کی ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ جسے دنیا کی دولت، رزق، اولاد وغیرہ کثرت سے ملے ہیں وہ خوش قسمت ہیں یعنی اچھی تقسیم ملی ہے اور جنھیں دکھ، بیماری، غربت کا سامنا ہے وہ بری قسمت والے ہیں۔

نازونعمت: آرام دہ زندگی، نوکر چاکر، خدمت گاروں، جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ زندگی۔

بہائم: جانور، چوپائے وغیرہ مراد ہے ایسا انسان جو بے فکر، بے نیاز، خودغرض ہو صرف کھانا پینا اور سو رہنا اس کا معمول ہو۔ بے شعوری کی زندگی گزارنے والا۔

حق بولنا: سچی بات کہنا، خوشامد نہ کرنا، مصلحتاً سچ کو نہ چھپانا۔

خدا کی حمد و ثنا: یعنی خدا تعالیٰ کی صفات پر اس کے حسن پر اس کے انعامات پر گفتگو کرنا۔

فسق و فجور کی باتیں: جاہلانہ باتیں کرنا، دنیا کی دولت اور دوڑ کی باتیں کرنا، لغو باتیں کرنا وغیرہ

مزہ چکھنے کے واسطے: یعنی کھانے پینے میں غرق رہنا اور طرح طرح کے دنیاوی ذائقوں کا مزہ لینا۔ مگر خدا تعالیٰ کی باتیں نہ کرنا، سچی گواہی نہ دینا۔

قدرت کا نظارہ: خدا تعالیٰ کی طاقتیں اور صفات جو خوبصورت نظاروں، اور رشتوں میں بکھری ہوئی ہیں ان سے بے خبر رہنا۔

بدکاری: برے کام، جب آنکھوں کی بدکاری کی بات کی جائے تو فی زمانہ اس کا مطلب ہے لغو اور بے ہودہ ویڈیوز، فلمیں دیکھنا۔ بدنظری کرنا یعنی غیر عورتوں کو گھورنا۔

مرہم: Ointment/ medication

جراحی: Surgery

امر واقعہ شدہ: ایک ثابت شدہ حقیقت۔

حقیقت: اصلیت، یعنی ایک چیز جو نظر کچھ اور آتی ہو مگر ہو کچھ اور، پس اس کی اصل شکل ظاہر کرنا۔

بلائیں: مصیبتیں، حادثے، مشکلات۔

عجیب وغریب خواص اور اثر: Invisible, unknown, hidden and secret characteristics and effects of something

رپورٹ: صفوان احمد ملک۔ نمائندہ روزنامہ الفضل جرمنی

فرینکفرٹ میں کتب میلہ 2021ء

جرمنی کے شہر فرانکفورٹ میں ہر سال کتب میلہ لگتا ہے جس میں جماعت احمدیہ کو 5روزہ سٹال لگانے کی توفیق ملی۔ امسال یہ کتب میلہ 20 تا 24 اکتوبر کو منعقد ہوا۔

فرنیکفرٹ کتب میلے کا شمار اپنی 500 سالہ تاریخ کی وجہ سے دنیا کے قدیم ترین کتب میلوں میں ہوتا ہے۔ اس کا آغاز فرنیکفرٹ میں لگنے والے ایک بازار سے ہوا تھا جس میں کتب کی فروخت شروع کی گئی تھی۔ اسی زمانہ میں فرنیکفرٹ کے نزدیکی شہر Mainz کے ایک جرمن شہری جناب Johannes Gutenberg نے پرنٹنگ پریس ایجاد کر کے کتب کی اشاعت اور طباعت کے طریق میں انقلاب پیدا کر دیا، جس سے عوام کو سستے داموں اور بڑی تعداد میں کتب مہیا ہونے لگیں۔ پرنٹنگ پریس کی ایجاد سے قبل کاتب اپنے ہاتھوں سے کتب کی نقول تیار کیا کرتے تھے۔

17ویں صدی کے آخر تک فرنیکفرٹ کا یہ کتابی میلہ پورے یورپ میں کتب کی تجارت کا مرکز رہا۔ بعد میں سیاسی تغیرات کی بناء پر جرمنی کے مشرقی شہر Leipzig میں بھی ایک کتب میلہ کا انعقاد ہونے لگا، جو وقت کے ساتھ ساتھ وسعت میں فرانکفورٹ پر سبقت لے گیا۔ لیکن جنگ عظیم دوم کے بعد فرنیکفرٹ کتب میلہ کی اہمیت اس وقت دوبارہ بڑھی جب تقسیم ملک کی وجہ سے Leipzig کا شہر مشرقی جرمن ریاست میں شامل ہو گیا۔

فرنیکفرٹ کتب میلہ اِس وقت پبلشرز کی شمولیت کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا کتب میلہ ہے جہاں ہر سال دنیا بھر سے ہزاروں کی تعداد میں پبلشرز اور اشاعت و تصنیف سے تعلق رکھنے والوں کے علاوہ دیگر علمی شعبہ جات کے نمائندگان و افراد شامل ہوتے ہیں۔ کورونا وبا کے بڑھتے ہوئے پھیلاؤ اور اجتماعات پر حکومتی پابندیوں کی وجہ سے 2020 میں یہ میلہ ڈیجیٹل آن لائن منعقد ہوا تھا۔ 2021ء میں تقریباً دو سال کے بعد، کتب میلہ کو اپنی سابقہ روایات کے مطابق لیکن بعض پابندیوں اور شرائط کے ساتھ منعقد کرنے کی اجازت ملی کیونکہ کرونا وباء کا زور اب بھی اسی طرح قائم ہے اس لئے حفظان صحت کے پیش نظر روزانہ زائرین کی تعداد کو 25000 تک محدود کیا گیا تھا جس کے ساتھ ساتھ سماجی فاصلہ، ماسک پہننے کی پابندی اور صرف اُن زائرین کو شامل ہونے کی جازت دی گئی جنہیں حفاظتی ٹیکے لگ چکے تھے اور جن کا کرونا ٹیسٹ منفی تھا یا جن احباب وخواتین کے پاس کرونا کے بعد صحت یابی کا سرٹیفکیٹ تھا۔ اسی طرح حالات کے پیش نظر صرف محدود تعداد میں پبلشرز بھی میلہ میں شامل ہو سکے۔ ہر سال کسی ایک ملک کو بطور مہمان خصوصی اس میلے میں شامل کیا جاتا ہے۔ امسال یہ اعزار کینیڈا کو دیا گیا تھا۔ میلہ سے پہلے اور اس کے دوران ایک خاص موضوع دائیں بازو کے نظریہ رکھنے والے پبلشرز کی شمولیت رہی، جس پر مختلف دانشوروں، مصنفوں اور سیاستدانوں نے میلہ کی انتظامیہ پر ایسے پبلشرز کو میلہ سے بے دخل کرنے کا کہا۔

1993ء سے اس کتب میلے میں الیکٹرانک میڈیا کو بھی جگہ دی گئی تا کہ کتب کی صنعت کے فروغ کے ساتھ ساتھ جدید طریقہ تعلیم کو بھی اپنا کر اُن سے فائدہ اٹھایا جائے۔ شروع شروع میں انجمن اور بعض پبلشرز کی طرف سے مزاحمت بھی ہوئی لیکن 2003ء سے اس میلے کی مقبولیت میں تیزی سے اضافہ ہوا اور متعدد اداروں کے کاروبار میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ اس مقصد کو مزید بہتر کرنے کے لیے مختلف ہالز میں 7 پریزنٹیشن فورمز کھولے گئے ہیں جنھوں نے گاہکوں اور زائرین پر مثبت اثرات مرتب کئے ہیں نیز 2011ء سے ہالوں میں ہاٹ سپاٹس کا قیام عمل میں لایا گیا اسی طرح آڈیو کتابوں اور جدید وقدیم کتب کی دکانوں کے علاوہ اور لائبریری سیکشن میں لیکچرز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ امسال بھی شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی کے تحت میلہ میں بھرپور شرکت کی گئی، جس کی تیاری کئی مہینوں سے جاری تھی۔ جماعت احمدیہ جرمنی کو 1967ء سے اس میلے میں اُس وقت سے شمولیت کی توفیق مل رہی ہے جب مکرم فضل الٰہی انوری صاحب مرحوم مبلغ انچارج جرمنی تھے۔ مولانا موصوف کی ہی کاوشوں سے مرکز ربوہ میں قائم Oriental Publications نامی پبلشنگ ہاؤس کی طرف سے اس نمائش میں شرکت کی گئی تھی۔ بعد میں جماعت جرمنی کے شعبہ اشاعت کے تحت چلنے والے پبلشنگ ہاؤس Verlag Der Islam کے نام پر شمولیت کی جانے لگی، جو اَب تک اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ جاری ہے۔

اس میلے کی ترتیب کچھ اس طرح ہوتی ہے کہ پہلے تین دن تصنیف و اشاعت سے وابستہ افراد کے لئے مخصوص ہوتے ہیں۔ جبکہ آخری دو دنوں میں نمائش کے دروازے عوام الناس کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں۔ بک فیئر عموماً اکتوبر کے مہینے میں لگتا ہے۔ اس مرتبہ یہ بک فیئر 20 تا 24 اکتوبر 2021ء کو منعقد ہوا۔ جماعتی سٹال کی تیاری اور اس پر ڈیوٹی کے لئے 20 افراد پر مشتمل ٹیم مختلف کام سرانجام دیتی رہی۔ پہلے تین دن مختلف اشاعتی اداروں، کتب فروشوں، دانشوروں اور صحافیوں سے تبادلہ خیال کے لئے میٹنگز کی جاتی رہیں۔ آخری دو دن عام پبلک کو جماعتی لٹریچر و کتب کے ذریعے جماعتی عقائد سے متعارف کروایا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ امسال تقریباً 1500 افراد جماعتی سٹال پر آئے اور بڑی تعداد میں مختلف لٹریچر ساتھ لے کر گئے یا مختلف امور پر تبادلہ خیال کرتے رہے۔ اس سال قرآن کریم جرمن ترجمہ کا نیا ایڈیشن خاص توجہ کا مرکز بنا رہا۔ اسی ضمن میں شعبہ تبلیغ کی سوشل میڈیا ٹیم نے ساتھ ساتھ سٹال سے متعلق تصاویر اور خبریں جماعت جرمنی کے سوشل میڈیا اکاونٹ سے مسلسل نشر کیں۔ امسال جماعتی سٹال سے جرمن قرآن کریم کے نئے ایڈیشن کے حوالے سے یوٹیوب پر ایک خصوصی لائیو پروگرام نشر کیا گیا۔ اس پروگرام کے لئے مکرم کامران خان صاحب، یونیورسٹی آف فرائیبرگ کو بطور خاص مدعو کیا گیا تھا۔ کامران خان صاحب جماعت احمدیہ کے تراجم قرآن کے متعلق پی ایچ ڈی کر رہے ہیں اور گلوبل قرآن پروجیکٹ میں ریسرچر ہیں۔

کرونا کی وجہ سے عمومی طور پر مشکل حالات ہونے کے باوجود بک فیئر پر جماعتی شمولیت کامیاب رہی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تبلیغ اسلام کے لئے کی جانے والی ان مساعی کو باثمر بنائے، آمین۔

بشارت احمد شاہد۔ نمائندہ الفضل آن لائن، لٹویا

الفضل ہمارا روحانی استاد اور عظیم محسن

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے جب سے الفضل آن لائن کا آغاز ہوا ہے۔ خاکسار باقاعدگی سے اپنے حلقہ احباب اور عزیز و اقارب میں اِس کی اشاعت اور پھیلاؤ کی کوشش کر رہا ہے۔ الفضل آن لائن کی صورت میں یہ روحانی وعلمی مائدہ ہندوستان، دوبئی، ابوظہبی، شارجہ، راس الخیمہ، عمان، ملیشیا، جنوبی کوریا، ازبکستان، قرغیزستان، جرمنی، ناروے، سویڈن، لتھوانیا، ایسٹونیا، لٹویا، رومانیہ، کینیڈا، یوگینڈا، سینٹرل افریقن ریپبلک وغیرہ ممالک میں رہائش پذیر اپنے دوست احباب تک پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بعض دوست احباب فون کرکے اس بات پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ وہ باقاعدگی سے گُلستان و بُوستان ''الفضل آن لائن'' کی زینت بننے والے گُلہائے رنگارنگ اور اُن کی لازوال مہک سے نہ صرف خود، بلکہ اپنے بچوں اور دوسرے قریبی رشتہ داروں کو بھی معطّر کرتے ہیں۔ بعض اوقات وہ کئی مضامین کا خاص ذکر کرکے اُن کے مفید اور تعلیمی وتربیّتی نقطہ نظر سے مسحور کُن ہونے کا بھی اظہار کرتے ہیں۔

ویسے تو اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کی خاص تائید ونصرت سے یہ کوشش کی جاتی ہے کہ الفضل آن لائن کے بجھوانے میں ناغہ نہ کیا جائے اور اس سلسلہ میں کسی سستی وکاہلی کو سدّ راہ نہ بننے دیا جائے۔ لیکن اگر نادانستہ کبھی یہ کوتاہی ہو جائے تو احباب جماعت کی الفضل سے دلی محبّت اور ایک خاص لگاؤ کا پیغامات کی صورت میں اظہار ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک روز کسی وجہ سے اس کارِ خیر کے بجالانے میں کوتاہی ہوگئی تو جرمنی میں مقیم ایک بھائی عزیزم سیّد حزقیل احمد صاحب نے واٹس اَپ پر پیغام بھیجا کہ مربّی صاحب! آپ کی طرف سے الفضل نہیں آیا، خیر تو ہے؟ وہ کہنے لگے کہ دراصل بات یہ کہ جب آپ الفضل بھیجتے ہیں تو ہم اسے اپنے گروپ میں شیئر کرکے آگے اپنے خدّام کو بجھواتے ہیں۔ چنانچہ خاکسار نے اُن سے معذرت کی اور آئندہ حتّی المقدور ایسی کوتاہی نہ کرنے کے وعدے کے ساتھ فورًا اُن کو الفضل کا تازہ شمارہ ارسال کر دیا۔ الفضل کا پرچہ بجھوانے کی غلطی تو مجھ سے سرزد ہوئی لیکن اس غلطی سے بھی خیر کا یہ پہلو نکلا کہ احباب جماعت کی الفضل سے والہانہ محبّت اور چاہت کا ایک لذیذ اور دلربا احساس میرے دل کو باغ باغ کرگیا۔

اسی طرح ایک روز اپنی کسی نالائقی کی بنا پر الفضل بجھوانا بھول گیا تو دوبئی سے برادرم سہیل اشرف صاحب کا پیغام آیا کہ آپ نے دوتین روز سے الفضل نہیں بھیجا۔ کیا آپ ہمیں بھول گئے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ مجھ سے غلطی سرزد ہوئی ہے جس کی وجہ سے آپ کا نام رہ گیا ہے۔ آئندہ کوشش کرونگا کہ اس سلسلہ میں کوئی کوتاہی نہ ہو۔ موصوف نے بھی اس بات کا اظہار کیا کہ الفضل کے مطالعہ سے بہت فائدہ ہو رہا ہے۔ بہت ہی خوبصورت باتیں روزانہ پڑھنے کو ملتی ہیں جس سے ایمان بھی تازہ ہوتا ہے اور پردیس کی بعض کاٹنے والی تنہائیوں میں وقت بھی اچھا گزر جاتا ہے۔

خاکسار کی پیاری بھتیجی عزیزہ درمانہ مبارک صاحبہ نے بھی واٹس اَپ پر اس بات کا اظہار کیا کہ میں روزانہ الفضل کا مطالعہ کرتی ہوں اور اس کے مطالعہ سے مجھے بہت ہی راحت حاصل ہو رہی ہے۔ ایک دن عزیزہ نے پیغام بھیجا کہ تایا ابّو آپ نے آج الفضل نہیں بھیجا۔ میں نے عرض کیا کہ بیٹا! اتوار کو الفضل شائع نہیں ہوتا اس لئے آج اخبار آپ کو نہیں ملا۔ لیکن عزیزہ درمانہ کی اس یاددہانی سے مجھے ایک خاص لذّت اور سکون قلب حاصل ہوا کہ جس مقصد کے لئے خاکسار نے اپنے عزیز و اقارب کو الفضل بجھوانے کا سلسلہ شروع کیا تھا اُس میں بفضلہٖ تعالیٰ کامیابی حاصل ہو رہی ہے اور میری یہ حقیر کاوش رائیگاں نہیں گئی، نیز اُس نے پھل دینا شروع کر دیا ہے۔ **دوسرے اِن چھوٹے چھوٹے واقعات سے سلطان القلم حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے درخت وجود کی سرسبز شاخوں کی الفضل سے بے مثل اور لازوال محبّت کا بھی پتا چلا۔**

خاکسار کے ایک بہت ہی پیارے دوست عزیزم ملک ظفر احمد اعوان صاحب مسقط میں ہوتے ہیں۔ خاکسار اُن کو بھی باقاعدہ الفضل بجھواتا ہے۔ اگر کبھی الفضل بجھوانے میں سستی ہو جائے تو اُن کا فورًا پیغام آجاتا ہے کہ آج الفضل کیوں نہیں آیا؟ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے اپنے بہت سے دوستوں کو اِس سماوی مائدہ سے مستفیض کرتے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

ہماری ایک احمدی بہن عزیزہ درثمین صاحبہ شارجہ میں ہوتی ہیں۔ جب سے اُن کو الفضل بجھوانا شروع کیا ہے وہ بہت ہی خوش ہیں اور اکثر اوقات اپنی مسرّت اور ممنونیّت کا اظہار کرتی رہتی ہیں اور بتاتی رہتی ہیں کہ فلاں مضمون یا فلاں بات نے مجھے متاثر کیا ہے اور فلاں بات میں نے اپنی بچیوں کو بھی پڑھ کر سنائی وغیرہ۔ وہ اس بات کا بڑی خوشی سے اظہار کرتی ہیں کہ الفضل نے میری بہت اصلاح کی ہے اور بہت سی نیکیوں کو اختیار کرنے کی توفیق مل رہی ہے اور ایسا محض الفضل کی برکت سے ہی ہوا ہے۔

ایک پیارے بھائی مکرم وسیم احمد کھوکھر صاحب آجکل کینیڈا میں مقیم ہیں۔ قبل ازیں وہ ابوظہبی میں بود و باش رکھتے تھے۔ خاکسار صبح صبح اُن کو الفضل بھیج دیا کرتا تھا۔ وہ بڑے ذوق وشوق سے نہ صرف یہ روحانی غذا تناول فرماتے بلکہ اُسی دن شام تک اُس سے حاصل ہونے والی گوناگوں روحانی لذات کا بھی دل کھول کر اظہار کرتے۔ اس طرح ہمیں روحانی اور دینی گفتگو کا ایک موقع مل جاتا۔

خاکسار کی اہلیہ خالدہ بشارت صاحبہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف باقاعدگی سے خود الفضل کا مطالعہ کرتی ہیں بلکہ بعض عزیز و اقارب کو بھی الفضل کا تازہ شمارہ بجھواتی ہیں۔ علاوہ ازیں الفضل کے بعض مضامین بچوں کو پڑھ کر سنارہی ہوتی ہیں۔ اس طرح الفضل کی برکت سے گھر میں فیملی کلاس بھی ہوجاتی ہے اور بے شمار نیک باتیں سننے اور سیکھنے کا موقع مل جاتا ہے۔ بعض اوقات بچوں کی ڈیوٹی لگادیتی ہیں کہ آپ الفضل پڑھ کر سب کو سنائیں۔ اس طرح دیارِ غیر میں الفضل کی بدولت بچوں کی اُردو بھی صیقل ہوتی رہتی ہے۔

اس طرح کے بے شمار واقعات ہیں، مگر سب کو تو یہاں بیان کرنا ممکن نہیں۔ لیکن ان سب واقعات سے ایک بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ خلافت کی برکت سے جماعت احمدیہ کے افراد دنیا کے مختلف حصّوں میں پھیلے ہوئے ہونے کے باوجود ایک بنیان مرصوص کا نقشہ پیش کر رہے ہیں۔ **خلافت کی راہنمائی میں الفضل اُن کا روحانی اُستاد ہے اور وہ احباب جماعت مرد و خواتین کی علمی، دینی اور روحانی تعلیم وتربیّت کے لئے کوشاں ہے۔ اُس کی ٹیم اور اُس کے کارکنان احباب جماعت کی روحانی پیاس بجھانے کے لئے صبح وشام بے لوث اور اَنتھک محنت و جانفشانی کی توفیق پا رہے ہیں۔ اس لحاظ سے تمام کارکنان الفضل آن لائن ہمارے لئے کسی عظیم محسن سے کم نہیں جو بغیر کسی دنیوی غرض وغایت اور طمع ولالچ کے محض ہماری بھلائی اور رفلاح کے لئے حریص ہیں اور اس مقصد عظیم کے لئے رات دن بڑی بے جگری اور پھر انتہائی عاجزی وانکساری کے ساتھ جد وجہد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی ان کاوشوں کو قبول فرمائے اور اجر عظیم سے نوازے۔ آمین**

ان گذارشات کے آخر پر خاکسار حضرت مصلح موعودؓ کا ایک ارشاد پیش کرنا چاہتا ہے۔ حضورؓ احباب جماعت کو الفضل کے مطالعہ کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''خصوصیات سلسلہ کے لحاظ سے یہاں کے اخباروں میں سے دو اخبار الفضل و مصباح کا مطالعہ ضروری ہے۔ اس سے نظام سلسلہ کا علم ہو گا۔ بعض لوگ اس وجہ سے ان اخباروں کو نہیں پڑھتے کہ ان کے نزدیک ان میں بڑے مشکل اور اونچے مضامین ہوتے ہیں ان کے سمجھنے کی قابلیت ان کے خیال میں ان میں نہیں ہوتی۔ اور بعض کے نزدیک ان میں ایسے چھوٹے اور معمولی مضامین ہوتے ہیں وہ اسے پڑھنا فضول خیال کرتے ہیں۔ یہ دونوں خیالات غلط ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ کو کبھی کوئی لائق استاد بھی ملا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے ایک بچے سے زیادہ کوئی نہیں ملا۔

اس نے مجھے ایسی نصیحت کی کہ جس کے خیال سے میں اب بھی کانپ جاتا ہوں۔ اس بچے کو بارش اور کیچڑ میں دوڑتے ہوئے دیکھ کر میں نے اسے کہا۔ میاں کہیں پھسل نہ جانا۔ اس نے جواب دیا۔ امام صاحب! میرے پھسلنے کی فکر نہ کریں اگر میں پھسلا تو اس سے صرف میرے کپڑے ہی آلودہ ہوں گے مگر دیکھیں کہ کہیں آپ نہ پھسل جائیں آپ کے پھسلنے سے ساری امت پھسل جائے گی۔ پس تکبر مت کرو اور اپنے علم کی بڑائی میں رسائل اور اخبار کو معمولی نہ سمجھو۔ قوم میں وحدت پیدا کرنے کے لئے ایک خیال بنانے کے لئے ایک قسم کے رسائل کا پڑھا ضروری ہے۔''

(مستورات سے خطاب انوار العلوم جلد 11 صفحہ 66-67)

(بحوالہ الفضل آن لائن 18 فروری 2020ء)

رپورٹ: ابتسام احمد جنجوعہ ۔ اٹاوہ ۔ کینیڈا

اوٹاوا میں اسلامی ورثے کا مہینہ منانے کی تقریب

2007ء میں کینیڈا کی پارلیمنٹ نے مسلم کمیونٹی کی کینیڈا کے معاشرے کے لئے نمایاں خدمات کے اعتراف میں اکتوبر کو Canadian Islamic History Month قرار دیا۔ یہ خدمات ادب، ریاضی، سائنس، کھیل، آرٹ اور تاریخ کے شعبوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اللہ کے فضل سے، منگل 19 اکتوبر 2021 کو اوٹاوا کی دونوں جماعتوں نے اجتماعی طور پر اوٹاوا سٹی ہال میں Islamic Heritage Month کے حوالہ سے ایک تقریب کا انعقاد کیا۔ گزشتہ سالوں میں یہ تقریب بیت النصیر مسجد میں منعقد کی جاتی رہی۔ اس بار فہیم عفان صاحب نے سٹی ہال میں جان پیگٹ ہال کی بکنگ میں مدد کی اور اس طرح نمائش کے انعقاد کے لیے ایک وسیع جگہ میسر آ گئی جہاں پر لوگ کثرت سے آتے ہیں۔

تقریب کا آغاز خاکسار نے تلاوت قرآن پاک سے کیا اور باسل جنجوعہ صاحب نے انگریزی اور فرانسیسی تراجم پیش کئے۔ مربی فرحان اقبال صاحب نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا اور محترم امیر صاحب کینیڈا کا ویڈیو پیغام دکھایا گیا۔ بعد ازاں فہیم عفان صاحب نے معزز مہمانوں کو اظہار خیال کی دعوت دی۔ تمام حاضرین بہت پر جوش تھے کیونکہ نمائش بہترین انداز میں تیار کی گئی تھی اور موجودہ وبائی مرض کے دوران پہلی بار احباب کو اکٹھے ہونے کا موقع ملا۔ ڈپٹی میئر Laura Dusas، جنہوں نے اس تقریب کو اسپانسر کیا تھا کہا، ''یہ بہت اچھی بات ہے کہ آپ لوگ in-person نمائش کا انعقاد کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں اور اس طرح سٹی ہال کو رونق بخشی ہے۔''

ذیل میں اس پروگرام کے چند نمایاں نکات پیش ہیں۔

نمائش کی تیاری/وائنڈ اپ

نیشنل تبلیغ کے شعبہ سے رابطہ کیا گیا اور بینرز، قرآن کے تراجم، کتابوں، وغیرہ کو ترتیب دے کر اوٹاوا پہنچایا گیا۔ اوٹاوا ایسٹ اور اوٹاوا ویسٹ کے خدام نے پروگرام سے پہلے تیاری اور بعد میں وائنڈ اپ میں مدد کی۔ قائد صاحب اوٹاوا ایسٹ نے اس مقصد کے لیے ایک بڑی ٹیم ترتیب دی تھی۔

پبلسٹی

رجسٹریشن کے لیے ایک Eventbrite قائم کیا گیا تھا۔ اس تقریب کے لیے کُل 76 مہمانوں نے رجسٹریشن کروائی۔

فیس بک، ٹوئٹر اور TV پر چلانے کے لئے بھی اشتہارات تیار کیے گئے۔

مربی صاحب اوٹاوا ایسٹ اور سیکرٹری پی۔آر۔ اوٹاوا ویسٹ کی رہنمائی میں دونوں علاقوں کے خدام نے تقریب سے ایک رات قبل 1000 فلائیرز بھی پرنٹ اور تقسیم کیے۔

معزز مہمان

رکن ہائے پارلیمنٹ کو دعوت نامے۔ درج ذیل نے شرکت کی:

- MP Marie-France Lalonde (Lib)
- MP Anita Vanderbald (Lib)
- MP Jenna Sudds (Lib)
- MP Pierre Poliviere (PC)
- MP Tim Uppal (PC)

Erin O'Toole نے حزب اختلاف کے لیڈر Erin O'Toole کی نمائندگی کی اور اپنے تاثرات سے نوازا۔

صوبائی آمبلی کے ممبران کو دعوت نامے: MPP Joel Harden (NDP) نے شرکت کی اور اپنے تاثرات سے نوازا۔

مقامی کونسلرز کو دعوت

- ڈپٹی میئر Lura Duda اس تقریب کی شریک میزبان تھی۔
- ڈپٹی میئر Lura Duda نے اوٹاوا جماعت کو اعلامیہ پیش کیا۔
- میئر Jim Watson نے بھی اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

سفیروں کو دعوت

15 سفیر اور ہائی کمشنرز

- ہائی کمشنر انڈیا اجے بساریہ نے تقریب میں شرکت کی اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔
- سری لنکا کے ہائی کمشنر اور جرمن سفارت خانے کے نمائندے بعد میں نمائش دیکھنے آئے۔
- مصر کے ہائی کمشنر نے بھی شامل ہونے کی تصدیق کی اور بوتھ بھی قائم کیا لیکن انہیں آخری لمحات میں ماٹریال کسی میٹنگ کے لئے جانا پڑا۔
- متحدہ عرب امارات اور ترکی کے سفارت خانوں نے دعوت نامے کا جواب دیا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ انہوں نے مصروفیت کے باعث شرکت سے معذرت کی۔
- پاکستانی ہائی کمشنر نے بھی دیگر مصروفیات کے باعث شرکت سے معذرت کی۔

مذہبی رہنماؤں کو دعوت

مندرجہ ذیل رہنماؤں نے شرکت کی یا ویڈیو پیغامات بھیجے:

- CIJA کے Richard Marceau نے شرکت کی ۔
- NCCM کے نمائندے احمد نے شرکت کی اور پیغام پڑھ کر سنایا۔
- اوٹاوا کے آرچ بشپ کے نمائندے، اور آغا خان کونسل کے نمائندے آزاد (لالانی) نے شرکت کی۔

- دیگر رہنماؤں میں، ڈاکٹر روبہ فتل (مشرق وسطی) اور ایک صوبائی امیدوار تیج نے شرکت کی۔
- اوٹاوا مسلم ایسوسی ایشن کے امام ڈاکٹر محمد سلیمان نے افتتاحی اجلاس کے بعد تشریف لائے۔
- کارلٹن یونیورسٹی کے صدر نے ویڈیو پیغام بھجوایا جو تقریب میں دکھایا گیا۔
- کیپٹل ریجن انٹر فیتھ کونسل کے دو ممبران نے نمائش دیکھی۔
- اوٹاوا پولیس کے سربراہ اور مختلف پولیس ٹیموں کی پانچ لیڈرز کو مدعو کیا گیا تھا۔ چیف Peter Sloley نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔
- اوٹاوا پولیس کے تین نسٹیبلز اور Lisa Ray (کمیونٹی ڈویلپر/ڈائیورسٹی اینڈ ریس ریلیشنز) نے شرکت کی۔

میڈیا

- CBC اوٹاوا نے افتتاحی تقریب کو ریکارڈ کیا۔ بعد ازاں شام 7 بجے اور 11 بجے کی مقامی خبروں میں اس کی خبر چلائی گئی۔
- Ottawa Citizen/Sun کا نمائندہ افتتاحی تقریب میں موجود تھا۔ اسی روز Ottawa Citizen/Sun نے ایک منٹ کی ویڈیو رپورٹ نشر کی۔

Capital Current (Carleton University) کے ایک صحافی بھی اس تقریب کی کوریج کے لیے موجود تھے۔ اگلے روز تقریب کی مکمل رپورٹ آن لائن شائع کی گئی۔

لنکس:

https://capitalcurrent.ca/city-hall-exhibit-showcases-muslim-culture-as-ottawa-declares-islamic-heritage-month/

https://youtu.be/Nx8UMPgtEBE

اس کے علاوہ Review of Religions کی ٹیم کو اس تقریب کی دستاویزی فلم بنانے کے لئے مدعو کیا گیا

لنک:

https://www.youtube.com/c/TheReviewofReligions/videos

الحمد للہ، 70 سے زائد معزز مہمانوں اور زائرین کی شرکت کے ساتھ یہ تقریب کامیاب رہی۔ بعد ازاں جائزہ لینے کے لئے ایک اجلاس منعقد ہوا اور اگلے سال کے پروگرام کو مزید دلچسپ بنانے کے لئے قیمتی تجاویز سامنے آئیں۔ سٹی کی خواہش ہے کہ اس تقریب کا اہتمام ہر سال باقاعدگی سے جماعت احمدیہ ہی کرے۔ تمام ٹیم لیڈز اور رضا کاروں نے مل جل کو انتہائی تندہی سے کام کیا اور اس بات کے لئے پر جوش ہیں کہ اگلے سال اس سے بھی بڑا ایونٹ منعقد کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

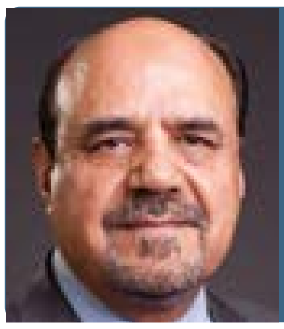

رپورٹ: عبد الغفار عابد ۔ نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن اسکاٹ لینڈ

عالمی ماحولیاتی تبدیلی کانفرنس

گلاسگو 31 اکتوبر تا12نومبر 2021ء

اقوام متحدہ کے زیر انتظام گلاسگو اسکاٹ لینڈ میں منعقد ہونے والی یہ 26ویں کانفرنس کرونا۔19 کی وجہ سے ایک سال کے التواء کے بعد اسکاٹش ایگزبشن سنٹر میں منعقد ہوئی۔ یہ دنیا کی پہلی تاریخی کانفرنس ہے جس میں دنیا کے 120 ملکوں کے سربراہ شرکت کے لئے آئے اور کل 220 ملکوں کے نمائندے شریک ہوئے۔مگر پروگرام کے آخر کی بجائے پہلے دو دنوں میں ملکوں کے سربراہوں کی شمولیت نے شکوک پیدا کر دیے کہ شائد یہ کانفرنس زیادہ کامیاب نہ ہو سکے گی اور یہ بات کسی حد تک درست ثابت ہوئی جب ایک دن کی تاخیر سے آخری اعلانیہ جاری کیا گیا۔

دنیا کو اس وقت موسم میں ہونے والی تبدیلیوں کی وجہ سے جن خطرات کا سامنا ہے ان میں سب سے نمایاں مندرجہ ذیل خطرات ہیں:

سمندروں میں پانی کی سطح کا مسلسل بلند ہونا-پہاڑوں پر برف کے گلیشیرز کا تیزی سے پگلنا-بارشوں کی کثرت سے سیلابوں کا آنا- دنیا کے جنگلات میں وسیع پیمانے پر آگ کا لگنا- برازیل کے رین فارسٹ کی تباہی جس سے ماحول میں آکسیجن گیس کی سپلائی متاثر ہو رہی ہے۔

صنعتی انقلاب جس سے ترقی یافتہ ممالک نے فائدہ اٹھایا اس انقلاب کے بعد کوئلہ کے استعمال میں بہت زیادہ اضافہ ہوتا چلا گیا پھر تیل کی دریافت سے پیٹرول اور ڈیزل کا استعمال بڑھنے سے جہاں آمد ورفت میں آسانی میسر آئی وہاں بڑھتی ہوئی حرارت دھوئیں اور آلودگی نے دنیا کی فضاء کے مجموعی درجہ حرارت کو اتنا بڑھا دیا کہ اسکے فضا پر مضر اثرات نے دنیا کو سوچنے پر مجبور کر دیا-ہوائی سفر کے بڑھتے ہوئے استعمال سے فضا اس قدر آلودہ ہوگئی کہ یورپ اور امریکہ میں تیزابی بارشوں کا آغاز ہوا تو سائینس دانوں نے دریافت کیا کہ اوزون گیس کا توازن بگڑ رہا ہے اور میتھین گیس سے ہلاکتوں کی تعداد بڑھ رہی ہے ۔

چناچہ اقوام متحدہ نے 1968ء سے لیکر 1995ء تک کئی اقدامات کرنے شروع کئے اور گلاسگو میں ہونے والی یہ عالمی کانفرنس 26 ویں ایسی کانفرنس ہے جس میں کوشش کی جارہی ہے کہ دنیا میں کاربن کے استعمال کو کم کر کے زمین کے مجموعی درجہ حرارت کو کم کیا جائے، کاربن کے استعمال کو کم کرنے کے لئے کوئلہ اور پیٹرول کے استعمال کو کم کرنا ضروری ہو گا۔

اس وقت دنیا میں 80٪ انرجی کوئلہ سے حاصل کی جارہی ہے اور کوئلہ کی بڑی مقدار پر انحصار کرنے والے مالک میں آسٹریلیا، انڈیا، چین اور روس شامل ہیں یہ ممالک نہیں چاہتے کہ کوئلہ کے انحصار کو کم کرنے کی کسی تجویز کو گلاسگو کانفرنس منظور کرے۔ اسی طرح سعُودی عرب کی حکومت بھی تیل کی پیداوار کو کم کرنے پر راضی نہیں کیونکہ اسکی معیشت کا انحصار تیل پر ہے ۔روس انڈیا اور چین نے کانفرنس میں اپنے نمائندے تو بھجوائے ہیں مگر ان ممالک کے سربراہ کانفرنس میں شامل نہیں ہوئے جسکو عدم تعاون کی پالیسی تصور کیا جارہا ہے اور ان ممالک کی طرف سے تعاون میں سست روی اور سرد مہری کی وجہ سے کانفرنس کے آخری دن جمعہ کی شام متفقہ علانیہ جاری نہ ہو سکا۔

گلاسگو کانفرنس کا اہم ایجنڈا یہ ہے کہ 2045 تک بتدریج کاربن کے استعمال کو کم کر کے صفر تک لایا جائے اور بڑھتے ہوئے درجہ حرارت جوکہ اسوقت 204-208 کے درمیان رہتا ہے اسے کم کر کے 1.5 درجہ تک محدود رکھا جائے اس ٹارگٹ کو حاصل کرنے کے لئے ہر سال 100 بلین ڈالر درکار ہیں موازنہ کے لئے یہ کوئی بڑی رقم نہیں کیونکہ COVID-19 کے لئے دنیا کے امیر ممالک نے پچھلے دو سالوں میں 14 ٹرلین خرچ کئے ہیں۔

ان اہداف کو حاصل کرنے کے لئے یورپ کے ممالک کافی تیزی سے کوئلہ کی بجائے دوسرے ذرائع سے انرجی کی فراہمی کا انتظام کر رہے ہیں آئندہ دس سال میں ڈیزل یا پٹرول سے چلنے والی تمام گاڑیاں بجلی سے چلیں گی جوکہ یوکے میں کاریں اس وقت صرف 10٪ الیکٹریک ہیں۔

سکاٹ لینڈ ریجن میں گذشتہ دو سالوں میں 44 ملین نئے درخت لگائے گئے ہیں اور تین سالوں میں گرین ہاؤس گیسوں کے حجم کو نصف کرلیا گیا ہے اور بجلی کو تیز ہوا سے حاصل کرنے کے منصوبوں پر تیزی سے کام ہو رہا ہے جو زیادہ تر سمندر کی زمین پر ہیں۔ یہاں کی مقامی حکومت 2030 تک فضا میں کاربن کی مقدار کو صفر کرنا چاہتی ہے۔

آخری علانیہ کے اہداف کی کامیابی کا انحصار ترقی یافتہ ممالک کا اپنے ملکوں میں کاربن کی کمی کا وعدہ پورا کرنا اور غریب متاثرہ ممالک کی مالی اور تکنیکی مدد کی نوعیت پر منحصر ہے جس کی معین تفصیل اگلے سال مصر میں منعقد ہونے والی کانفرنس کے موقع پر ہی سامنے آسکے گی۔

دنیا کو آلودگی سے پاک اور امن کا گھوارہ بنانے کے لئے جو عوامی تحریکیں سرگرم نظر آئی ہیں ان میں سر فہرست ایمنسٹی انٹرنیشنل۔ روٹری کلب انٹرنیشنل اور مزہبی راہنماؤں میں پوپ فرانسس اور جماعت احمدیہ کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد شامل ہیں ۔

چھوٹی مگر سبق آموز بات

تخلیقِ انسانی کا مقصد

خالقِ کائنات نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اپنے بندوں پر احسان عظیم کیا۔انسان کو سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں سے نوازا۔غور و فکر کرنے کے لئے دل و دماغ عطا کیا۔ رہنے کے لئے یہ خوبصورت زمین اور کھانے پینے کے لئے غذائیت سے بھر پور طرح طرح کے رزق عطا کئے اور اس کے ساتھ ہی ان الفاظ میں وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۷﴾ (الذاریات:57)اور میں نے جنوں اور انسانوں کو کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے، فرما کر انسانوں کو ان کا مقصدِ حیات بھی بتا دیا تا کہ وہ اس پر عمل پیرا ہو کر خدا کے مقرب وجود بن سکیں۔

(مرسلہ :بشریٰ نذیر آفتاب۔ سسکاٹون، کینیڈا)

طلوع وغروب آفتاب

25نومبر 2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:18	17:37
مدینہ منورہ	05:22	17:33
قادیان	05:40	17:25
ربوہ	05:20	17:05
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:07	16:03